دکنی غالب — مُلّا وجہی

مرتبہ

قیوم صادق ایم۔ اے
صدر شعبہ اردو و فارسی گورنمنٹ کالج ہانسن

دکنی غالب ــــــ مُلّا وجہی

(سرخیل دبستان گولکنڈہ)

مرتبہ

قیوّم صادق یم۔اے

پبلشر :- میسور ادبی سرکل
۱۱۴ ۔اے ۔ یادوگری ایکسٹنشن
وی ۔ وی ۔ محلہ میسور ۔ ۲ ۔

سول ایجنٹ :-

اردو لائبریری سنٹر
پوسٹ بکس نمبر 6557
نمبر ۳۷ سٹی مارکٹ بنگلور ۔ ۲ ۔

اپنی بیوی اور عزیز دوست

شہناز کے نام

قیوّم صادق

نام :۔ محمد عبدالقیوم صادق
تعلیم :۔ ایم اے (اردو) (مرہٹواڑہ یونیورسٹی)
شغل :۔ لکچرار، صدر شعبۂ اردو، فارسی
گورنمنٹ کالج ہاسن (میسوراسٹیٹ)
وطن :۔ تعلقہ احمد پور۔ ضلع عثمان آباد۔ (مہاراشٹر)

مرتب کی دیگر کتابیں

۱) اردو ادب میں تنقید کی اہمیت
۲) اردو زبان کا مذہبی ورثہ
۳) غالب نمبر (سالنامہ الماس بہارانی کالج میسور)
۴) شعلۂ ادب
۵) نوائے ملناڈ

بارِ اول ۵۰۰
تاریخ اشاعت جنوری ۱۹۷۳ء

مطبوعہ صفدری پریس اشوکہ روڈ میسور
ناشر میسور ادبی سرکل
A - 114 - یادوگری اکسٹنشن وی وی محلہ میسور۔ ۲
سول ایجنٹ :۔ اردو لائبریری سنٹر
پوسٹ بکس نمبر 6557۔ نمبر ۲۷۔ سٹی مارکٹ بنگلور۔ ۲۔

ترتیب

پیش لفظ ——— پروفیسر سید مبارز الدین رفعت

دیباچہ:- دکنی غالب ملّا وجہی ——— قیوم صادق

پیش لفظ

پروفیسر سید مبارز الدین رفعت ایم۔اے (عثمانیہ) ایم۔اے (ناگپور) صدر شعبۂ اردو و فارسی بہارانی کالج میسور

میرے نوجوان دوست اور سابق رفیق کار جناب قیوم صادق صاحب نے دکنی اردو کے عظیم المرتبت شاعر اور اردو کی اولین ادبی نثر کے خالق اسد اللہ وجہی اور موجودہ ادبی اردو کے بے نظیر شاعر اور غیر مقفیٰ سید ھی سادی نثر کے بانی نجم الدولہ دبیر الملک نظام جنگ بہادر مرزا اسد اللہ خاں غالب کے درمیان عجیب مماثلت ڈھونڈ نکالی ہے۔ انہوں نے اسد اللہ وجہی کو دکنی اردو کا غالب قرار دیا ہے۔ یہ مماثلت انہیں اس طرح نظر آئی کہ وجہی کا نام اسد اللہ تھا اور غالب کا نام بھی اسد اللہ تھا۔ اللہ کے یہ دونوں شیر اردو میں بھی شعر کہتے تھے اور فارسی میں بھی۔ دونوں اردو میں جتنے بلند پایہ شاعر ہوئے ہیں اردو نثر لکھنے میں بھی اُن کا پایہ اتنا ہی اونچا تھا۔ دونوں اپنے اپنے رنگ کے اسالیب کے امام، موجد اور خاتم تھے۔

اسد اللہ وجہی گولکنڈے کے چوتھے قطب شاہی فرماں روا سلطان ابراہیم قطب شاہ کے عہد میں پیدا ہوئے۔ ابراہیم قطب شاہ کے جانشین۔ اردو کے اولین صاحبِ دیوان شاعر، شہر حیدر آباد کے بانی اور دودمان قطب شاہیہ کے پانچویں فرماں روا سلطان محمد قلی قطب شاہ کے عہد میں ان کی رسائی قطب شاہی دربار تک ہوگئی۔ سلطان محمد قلی قطب شاہ خود شاعر تھا اور شاعروں کو نوازنے والا۔ دربار سے وابستہ ہونے کے بعد وجہی نے قیاساً ۵۵ سال کی عمر میں (۱۰۱۸ھ) ایک مثنوی لکھی جس کا نام "قطب مشتری" رکھا۔ قیاس ہے کہ اسمیں در پردہ سلطان محمد قلی قطب شاہ اور بھاگ متی کے عشق کی داستان بیان کی گئی ہے۔ پھر انہوں نے قیاساً بیاسی ۸۲ سال کی عمر میں دودمان قطب شاہیہ کے ساتویں فرماں روا سلطان عبد اللہ قطب شاہ کے ارشاد کی تعمیل میں (۱۰۴۵ھ) دکنی نثر میں "سب رس" لکھی۔ وجہی کا اردو کلیات ابھی تک دستیاب نہیں ہوا ہے۔ ان کا اردو کلام بس "سب رس" "قطب مشتری" اور "تاج الحقائق" میں بکھرا ہوا ہے۔ ان کے سوا کچھ منتشر کلام جیسے چند غزلیں، چند رباعیات مختلف رسالوں میں شائع ہوئی ہیں۔ وجہی کا فارسی کلیات نواب سالار جنگ بہادر کے کتب خانہ (حیدر آباد) میں دستیاب ہوگیا ہے۔ اور اسی سے پتہ چلا کہ ان کا نام وجہ اللہ نہیں اسد اللہ ہے۔

وجہی نے طویل عمر پائی اور چار قطب شاہی بادشاہوں کا زمانہ دیکھا اور ساتویں قطب شاہی فرماں روا سلطان عبداللہ قطب شاہ کے عہد میں وفات پائی۔ ان کے سنہ وفات کا علم ابھی تک کسی ذریعہ سے نہ ہوسکا۔

سب رس کے علاوہ ایک اور کتاب "تاج الحقائق" بھی وجہی سے منسوب ہے۔ تاج الحقائق کو آج سے کئی سال پہلے ڈاکٹر سید محی الدین قادری زورؔ مرحوم وجہی کی تصنیف مان کر سلسلۂ یوسفیہ میں چھپوا چکے تھے۔ لیکن کسی وجہ سے وہ شائع نہ ہوسکی۔ حال میں ڈاکٹر نورالسعید اختر نے اسے اپنے پی ایچ۔ ڈی کا مقالہ قرار دے کر اسے مرتب کر کے سند حاصل کی اور اسے شائع بھی کر دیا ہے۔ میرے دوست جناب قیوم صادق کو اس کتاب کے وجہی سے منسوب کرنے میں تامل ہے۔ ان کی دلیلیں قابلِ غور ہیں۔ وہ اسے وجہ اللہ شاہ گجراتی کی تصنیف مانتے ہیں۔

وجہی اپنے دور میں "ملّا" کہلاتے تھے۔ ہمارے دور کی اردو میں "مُلّا" مذہبی علوم کے ماہر کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے لیکن دکنی اردو کے دور میں "مُلّا" کے یہ معنیٰ نہیں لئے جاتے تھے۔ اس دور میں "ملّا" کا لقب "علامہ" کے معنوں میں استعمال کیا جاتا تھا۔ جیسے ہمارے دور میں "علامہ" کا لقب ہم شاعرِ مشرق کے لئے استعمال کرتے ہیں جو "ڈاکٹر" کا اردو مترادف ہے یا موجودہ اردو میں اسی "ملّا" کو ہم "مولانا" کہہ سکتے ہیں۔

اسد اللہ وجہی دکنی اردو کے بہت بڑے شاعر ہیں ان کی مثنوی قطب مشتری اور ان کا بکھرا ہوا کلام اس دعوے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

وجہی صرف بلند پایہ شاعر ہی نہیں، بلند پایہ نثر نگار بھی ہیں وجہی سے پہلے بعض بزرگوں نے اردو نثر میں کتابیں اور رسالے لکھے ہیں۔ حضرت بندگی مخدوم سید ابو الفتح بندہ نواز گیسو درازؒ نے اب تک کی معلومات کے لحاظ سے سب سے پہلے اردو نثر میں تصنیف و تالیف کا آغاز فرمایا۔

آپ کے بعد آپ کے سلسلہ کے بزرگوں نے اردو نظم و نثر میں تصنیف و تالیف کے سلسلہ کو جاری رکھا۔ لیکن ان بزرگوں کی نثر میں علمیت تو ہے لیکن ادبیت بالکل نہیں۔ انہوں نے سیدھے سادھے انداز میں تصوف اور

عرفان کے مسائل اردو میں بیان کئے ہیں۔ لیکن جب وجہی نے "سب رس" لکھی تو اس میں پہلی بار پوری آن بان کے ساتھ ادبیت جلوہ فرما دکھائی دیتی ہے۔ اس لئے ان کی اس تصنیف یعنی "سب رس" کو اردو کی اولین نثر کی کتاب ہونے کا افتخار حاصل ہوگیا ہے۔

مُلّا یا مولانا وجہی نے اپنی اس کتاب کے ذریعہ آنے والی نئی نسلوں کو متاثر کیا۔ سب رس کا اسلوب دکنی اردو کے دور کے بعد موجودہ اردو کا بھی اسلوب قرار پایا اور اس رنگ میں نثری تصانیف پیش کی جاتی رہیں۔ غالب کے دور تک وجہی کے ابتداء کئے ہوئے اسلوب ہی کی پیروی ہوتی رہی۔

نجم الدولہ اسداللہ خاں غالب کا آپ سے کیا تعارف کرایا جائے۔ وہ خود فرماتے ہیں ؎

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے
کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا؟

بقول پروفیسر رشید احمد صدیقی ان کی شاعری اردو کی آبرو ہے غالب کی عظمت کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہوگی کہ آئے دن ان کی شاعری اور ان کی نثر نگاری کے کمال کے اعتراف میں کوئی نہ کوئی کتاب اور رسالوں میں کوئی نہ کوئی مضمون ضرور چھپتا ہے۔

" غالبیات " اردو ادب کا ایک مستقل موضوع بن گیا ہے غالب جتنے اونچے درجے کے شاعر ہیں اتنے ہی اونچے درجے کے نثر لکھنے والے بھی ہیں۔ جس طرح اپنی فارسی شاعری کے مقابلے میں انہیں اپنی اردو شاعری گھٹیا اور بے رنگ دکھائی دیتی تھی ویسے ہی وہ اپنی اردو نثر کو فارسی نثر کے مقابلے میں، ہیچ و پوچ جانتے تھے۔ جس طرح ان کی فارسی شاعری کو دنیا نے نہ جانا۔ اور ان کی اردو شاعری کی قدر کی، ویسے ہی ان کی فارسی نثر کو نظر انداز کیا اور ان کی اردو نثر کو

آنکھوں سے لگایا۔ غالبؔ نے جیسی نثر لکھی ان سے پہلے اردو ادب میں ایسی پُر بہار سیدھی سادی نثر کہیں نظر نہیں آتی۔ وہی اس نثر کے بانی اور وہی اس کے خاتم ہیں۔ ان کے بعد بہتوں نے اس طرز کی پیروی کی لیکن ایسا پیارا اندازِ بیان کسی کو نصیب نہ ہوا۔ لیکن اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ فارسی کے اثر کے تحت جیسی پُر تکلّف، مسجع اور مقفیٰ نثر لکھنے کا رواج چل پڑا تھا۔ غالبؔ کی بے تکلّف نثر نے اس کا جادو اتار دیا۔ اور رسمی تکلّفات کی بیڑیاں اردو کے پیروں سے کاٹ کر اس کو فطری انداز پر ڈال دیا۔ سرسیدؒ کی دور بین نگاہوں نے اس طرح کی نثر کی افادیت کو سب سے پہلے بھانپا۔ سرسید ہی ہماری موجودہ علمی نثر کے بانی ہیں۔ جب غالبؔ کے خطوط کا پہلا مجموعہ "اردوئے معلّیٰ" منظرِ عام پر آیا تو سرسید نے مروج و مقبول پُرتکلّف نثر میں لکھی ہوئی اپنی کتاب "آثار الصنادید" کے پہلے ایڈیشن کی زبان بالکل ہی بدل ڈالی۔ فطری انداز، سادگی، بے تکلفی، شوخی، پاکیزہ ظرافت اور روانی غالب کی نثر کی اہم خصوصیات ہیں۔ اردو نثر کا یہ انداز اور یہ اسلوب اردو ادب میں غالب کا بہت بڑا عطیہ اور بڑی گراں بہا بخشش ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ میرے نوجوان دوست جناب قیوم صادق صاحب نے قدیم اردو کے عظیم شاعر اور قدیم اردو کے اولین صاحبِ طرز نثر نگار کی ادبی خوبیوں پر قلم اٹھایا ہے۔ انہوں نے قطب مشتری، سب رس اور تاج الحقائق سے متعلق ضروری معلومات کو یکجا کر دیا ہے۔ اور سب رس میں ملا وجہی کے خطوط کی نشان دہی بھی کی ہے۔ قیوم صادق صاحب کام کرنے کا ولولہ اور امنگ رکھتے ہیں۔ خدا کرے ان کی یہ تازہ سعی اہلِ علم حضرات کے پاس مقبول ٹھیرے جو تصنیف و تالیف کا کام کرنے والوں کا سب سے بڑا صلہ ہے۔

سید مبارز الدین رفعت
پروفیسر و صدر شعبۂ اردو فارسی

مہارانی کالج میسور
۲۴ر جنوری سنہ ۱۹۷۳ء

دکنی غالب ـــ مُلّا وجہی

مُلّا وجہی کا نام اسد اللہ وجہی تھا۔ مرزا غالب کا نام بھی اسد اللہ تھا۔ اس طرح اسد اللہ اول (وجہی) جس کا مقام قدیم اردو میں وہی ہے جو اسد اللہ ثانی (غالب) کا جدید اردو میں ہے۔

مُلّا وجہی فارسی، دکنی، دونوں زبانوں میں مہارت رکھتے تھے۔ عربی زبان کا استعمال بھی نثر میں کرتے تھے۔ ایک اچھے شاعر ہونے کے علاوہ ایک بلند پایا نثر نگار بھی تھے۔ فارسی میں بھی آپ کا کلام دستیاب ہوتا ہے۔ حال ہی میں اُن کا ایک فارسی دیوان دستیاب ہوا ہے۔ مرزا غالب کی طرح اپنی فارسی دانی پر ناز تھا۔

مُلّا وجہی اردو (قدیم اردو) یا دکنی کے پہلے نثر نگار ہیں جن کی نثر میں مکمل کتاب "سب رس" کی شکل میں ملتی ہے۔ تحریر کا انداز افسانویت لئے ہوئے ہے۔ اردو کے انشائیہ کی پہلی شکل بھی اس میں نظر آتی ہے۔

مُلّا وجہی قطب شاہی دور کا بلند پایہ اور ممتاز شاعر اور زبردست ادیب تھا۔ وجہی ابراہیم قطب شاہ کے عہد میں موجود تھا (یہ قرینِ قیاس معلوم نہیں ہوتا) اس نے محمد قلی قطب شاہ اور عبداللہ قطب شاہ کا زمانہ بھی دیکھا۔

وجہی کو سمجھنے کے لئے قطب شاہی خاندان کا شجرہ سمجھنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۱ - سلطان قلی قطب شاہ ۱۵۱۲ء تا ۱۵۴۳ء

۲ ۔ جمشید قطب شاہ	۱۵۴۳ء	تا	۱۵۵۰ء
۳ ۔ سبحان قلی قطب شاہ	۱۵۵۰ء		
۴ ۔ ابراہیم قطب شاہ	۱۵۵۰ء	تا	۱۵۸۰ء
۵ ۔ محمد قلی قطب شاہ	۱۵۸۰ء	تا	۱۶۱۲ء
۶ ۔ محمد قطب شاہ	۱۶۱۲ء	تا	۱۶۲۶ء
۷ ۔ عبداللہ قطب شاہ	۱۶۲۴ء	تا	۱۶۷۲ء
۸ ۔ ابوالحسن قطب شاہ	۱۶۷۲ء	تا	۱۶۸۷ء

(۱۶۸۷ء میں مغلوب ہونے کے باعث گولکنڈہ کا علاقہ مغل شہنشاہیت میں شامل ہوگیا)

ابراہیم قطب شاہ سے عبداللہ قطب شاہ تک کا عہد حکومت ۱۵۵۰ء تا ۱۶۷۲ء تک جملہ ایکسو بائیس سال ہوتے ہیں ۔

ملا وجہی کا سنہ وفات ۱۶۷۲ء ڈاکٹر سید جعفر نے اپنی کتاب دکنی رباعیات صفحہ نمبر ۸۲ پر بغیر کسی تحقیق کے لکھی ہیں۔ ہوسکتا ہے ملا وجہی ڈیڑھ سو سال کی عمر تک زندگی پائی ہو اور ابراہیم قطب شاہ کے عہد میں کم سن ہو۔

۔ عبداللہ قطب شاہ کے عہد میں اپنی شہرہ آفاق کتاب "سب رس" لکھی تھی ۔

مرزا غالب ۸ رجب ۱۲۱۲ھ مطابق ۳۱ دسمبر ۱۷۹۷ء کو سرزمین اکبر آباد (آگرہ) میں پیدا ہوئے ۔ اور وفات ۱۵ فروری ۱۸۶۹ء کو پائی ۔

دکنی غالب ملا وجہی کے تقریباً دوسو سال کے بعد مرزا غالب نے اردو دنیا میں اپنا نام رہتی دنیا تک کے لئے چھوڑا ۔

دونوں ایک عہد آفریں شخصیت کے مالک تھے خدا نے انہیں ذوق سلیم اور فہم رسا کی نعمت عطا کی تھی۔ کسی نابغہ دہر میں جن صفات کا ہونا ضروری ہے وہ سب کی سب ان دونوں میں موجود تھیں ۔ دونوں کے ہاں تخیل کی بلند پروازی فہم کی دراکی، عقل کی تیزی، ذہنی رسائی زبردست قوت اجتہاد ہے ۔ معاملہ فہمی، زمانہ شناسی، فنی لطافت و پاکیزگی، حق پرستی و حقیقت پسندی ہر مرحلہ پر نظر آتی ہے ۔

مرزا غالب سے قبل ہی دکنی غالب ملا وجہی نے اردو خطوط کے نمونے پیش کئے تھے ۔ سب رس (۱۰۴۵ھ مطابق ۱۶۳۵ء) میں تین خطوط اس کے شاہد ہیں ۔

قطب مشتری (۱۰۱۸ ہجری مطابق ۱۶۰۹ء) ان کا ایک ایسا شعری کارنامہ ہے جس کو مثنوی کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے ۔

دکنی غالب کا کلام سب رس ' اور قطب مشتری میں اشعار، رباعیات چند غزلوں کی صورت میں دستیاب ہوتا ہے۔ بہت سا کلام دستیاب ہونا باقی ہے اس مقالہ میں نظم و نثر کی چند جھلکیاں پیش کی جا رہی ہیں۔ سب رس اور قطب مشتری میں جتنا کلام دستیاب ہوا ہے پیش خدمت ہے ۔

مُلا وجہی کی تیسری کتاب تاج الحقایق کے بارے میں شک و شبہ کا اظہار ابھی تک باقی ہے کہ آیا یہ ملا وجہی ہی کی کتاب ہے یا کسی اور کی ۔ اس کے باوجود تاج الحقایق کی چند جھلکیاں پیش کی جا رہی ہیں ۔

گارساں دتاسی نے اپنی کتاب " خطبات گارساں دتاسی " صفحہ ۱۵۹ میں وجہی کی ایک اور تصنیف قصہ ماہ سیما و پری رخ کا ذکر بھی کیا ہے

ان تینوں کتابوں سے اقوال، احادیث، عربی آیات ۔ اشعار غزلیں، رباعیات اخذ کی گئی ہیں تاکہ ملا وجہی کو سمجھنے میں آسانی ہو ۔

نوادرات ملا وجہی کو آج بھی پڑھنے پر اب معلوم ہوتا ہے کہ دکنی غالب نے ہمارے دلوں کی باتیں پیش کی ہیں

بقول شخصے شخصیت جس قدر دل آویز اور پرکشش ہوتی ہے اسی قدر اس کے خدوخال کو مختلف زاویوں سے دیکھنا ضروری ہوتا ہے تاکہ اس کی ذات اور صفات کے پوشیدہ اور دھندلے نقوش بھی واضح طور پر سامنے آجائیں اور اس کے وجود کا عرفان حاصل ہوسکے ۔ مطالعے کے اس انداز کو سامنے رکھا جائے تو اسداللہ وجہی کی شخصیت دل آویز ہی نہیں بڑی تہہ دار بھی نظر آتی ہے شاید اسی لئے بہتوں نے ان کو غالب اول (دکنی غالب) مان لیا ہے ۔

شعر جذبات کے اظہار کا ایک واقعہ ہے ۔ زندگی سے جدا

کوئی چیز نہیں ہے۔ زندگی میں عناصر سے ترتیب پائی۔ نکھرتی سنورتی یا بگڑتی رہتی اسی کے پرتو شعر میں بھی جھلک جاتے ہیں ۔

ڈاکٹر مغنی تبسم وجہی کے بارے میں لکھتے ہیں

وجہی کے اظہار کا ایک خاص وصف تمثیل نگاری ہے وہ اپنے خیالات کی وضاحت کے لئے اپنے دعوں کو ثابت کرنے کے لئے اور کبھی بات میں زور پیدا کرنے کے لئے تمثیل سے کام لیتا ہے۔ اس کی تمثیلیں تشبیہیں ہوتی ہیں یا کہاوتیں ۔

تمثیل نگاری اور وصف نگاری کے لئے وجہی نے جو زبان استعمال کی ہے وہ مجازی کتابوں اور اشعاروں کی زبان ہے ۔

وجہی کبھی کبھی اپنے بیانات کی تائید میں اور کبھی کلام میں زور اور اثر پیدا کرنے کے لئے عربی، فارسی، اردو اور دکنی کہاوتیں اقوال اور آیات قرآنی، احادیث اور فارسی اور دکنی شعار جابجا ے آتا ہے ۔ اس کی عبارتوں میں کہاوتوں کا استعمال برجستہ اور معنی خیز ہوتا ہے خود وجہی کی اپنی عبارتیں بلیغ ہوتی ہیں۔ وہ اپنے نتائج فکر کو ایسی تعمیم دیتا ہے کہ اس کے جملے ضرب الامثال اور اقوال زرین کے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں ۔

ملا وجہی چشتنیہ سلسلہ میں مرید ہوئے تھے آپ کے مرشد کا نام شاہ علی متقی تھا۔ سب رس میں آپ کا ذکر ملتا ہے

قدیم دکنی شاعروں اور ادیبوں میں ایک بات یہ پائی جاتی ہے کہ لفظ جیسے وہ بولتے ہیں ویسے ہی لکھتے بھی ہیں ۔ خاص کر ٹھیٹ دکنی لفظ جس کا سمجھنا سب سے مشکل ہے۔ اس لئے کتاب کے آخر میں ایسے الفاظ کی ایک فرہنگ بھی رکھ دی ہے ۔

سب رس

ملا وجہی کی "سب رس" اردو نثر کی قدیم ترین کتابوں میں سے ہے جو ۱۰۴۵ھ مطابق ۱۶۳۵ء میں لکھی گئی تھی۔

ڈاکٹر سید عبداللہ سب رس کے بارے میں لکھتے ہیں: "سب رس کی کل اہمیت (جہاں تک اس کے اردو نثر کا تعلق ہے) اسلوب کی بنا پر ہے (نہ کہ قصے کی بنا پر جس کی تخلیق کا سہرا ابن سیبک فتاحی کے سر ہے)

سب رس کے اسلوب بیان کے جو خصائص خود وجہی نے بیان کئے ہیں ان میں سے اہم بات (مصنف کے نزدیک) یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس نے نثر میں شعریت کے انداز پیدا کئے ہیں۔

"نظم ہوئیا نثر ملا کر گلا کر" گویا بیان کے ایسے پیرائے ایجاد کئے جن کی بدولت نثر میں شعر کا سا لطف پیدا ہو گیا ہے۔

"میں تو یو بات نہیں کیا ہوں، عیسیٰ ہو کر بات کو جیو دیا ہوں"

اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اردو نثر کو زندگی یا نئی زندگی دینے کا یہ شرف وجہی کو واقع میں حاصل ہوا، ان سے پہلے کی نثر کی معلوم کتابوں کو اظہار کی ناتمام جراءت تو کہا جا سکتا ہے۔ ادبی اسلوب کی سنجیدہ کوشش نہیں سمجھا جا سکتا۔ سب رس اس بیان کی ترقی کی ایک اہم منزل ہے جو خود بخود قدم کے نیچے نہیں آ گئی، بلکہ پچھلے مصنفوں کی تگ و دو اور محنت بھی اس میں شامل ہے۔

ترقی کے اس سفر میں اردو نثر کا اسلوب سادگی اور بے تکلفی سے حسن اور توانائی کی طرف بڑھتا دکھائی دیتا ہے اس کا رخ زمانے کی تسلیم شدہ معیاری نثر کی طرف ہے جس کے نمونے فارسی کے اہم ہندوستانی اور ایرانی ادیب اردو پر داد تحسین دے چکے تھے یا دے رہے تھے۔

سب رس کے مقابلے میں اگر ہم فسانۂ عجائب یا نجمین کی طرز مرصع کو لیں جو اسی انداز کی شاہکار کتب مانی جاتی ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ حضرات شروع سے آخر تک مقفیٰ مسجع نثر لکھ نہیں سکے بلکہ آخر میں تھک ہار کر انہوں نے سادہ نثر لکھنا شروع کر دی۔

(۱) حافظ محمود شیرانی صاحب اردو اسالیب کے زیر عنوان لکھتے ہیں کہ جو چیز سب رس کو ہماری نگاہ میں سب سے زیادہ قیمتی بناتی ہے وہ اس کے اسالیب ہیں۔ ان اسالیب میں ہم محاورہ ضرب المثلوں نیز ہر قسم کے دیگر مخصوص روزمروں کو جو خواہ ایک ہی لفظ کے دہرائے جانے سے یا ضرب المعنی افعال و الفاظ کے آمیزے بنتے ہیں۔ داخل سمجھتے ہیں۔ ان سے ہم کو زبان کی وہی حالت معلوم ہوتی ہے جو اب سے تین سو سال قبل رائج تھی اور پتہ چلتا ہے کہ زبان انتشاری کیفیت کو خیرباد کہہ کر ایک مرتب اور منظم شکل اختیار کر چکی ہے۔

ملا وجہی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ اسلوب اردو میں اس کی ایجاد ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ اس قسم کی انشا پردازی میں اس کا مقام سب سے بلند ہے، سچ تو یہ ہے کہ اس نے اپنی نثر میں قافیے کا جس قدر اہتمام کیا ہے وہ قدیم اردو تو ایک طرف بعد کی اردو میں بھی کسی کتاب میں نظر نہیں آتا۔ لہٰذا ہم ڈاکٹر سہیل بخاری سے بالکل متفق ہیں کہ "سب رس" کو پہلے صفحے بلکہ پہلے جملے سے آخری جملے تک دیکھ جائیے کیا مجال جو وجہی قافیے کو بھولا ہو۔ اس کے پاس قافیے کی اتنی بہتات ہے کہ بعض مقامات پر تو مسلسل ایک ہی قافیے میں متعدد جملے لکھتا چلا جاتا ہے۔ انتہا یہ ہے کہ وہ آیتوں، حدیثوں، مفرد مصرعوں، مقولوں، کہاوتوں کے ساتھ بھی ہم قافیہ جملے لکھتا ہے۔

ڈاکٹر عنبر نذیر احمد کے خیال میں "سب رس" ہی میں اردو ناول کے خدوخال سب سے پہلے نظر آتے ہیں۔

"سب رس" کا قصہ یہ ہے:-

بادشاہ عقل کا بیٹا دل اپنے جاسوس نظر کو چشمہ آب حیات کی تلاش

بنا بھیجتا ہے۔ یہ نظر و فکر صواب ہے، ہمت سے اسے پتہ چلتا ہے کہ
شہرِ دیدار میں ایک گلشن رخسار ہے۔ اس میں چشمۂ دہن ہے۔ جسے چشمۂ
آبِ حیات بھی کہتے ہیں، اس باغ اور چشمے پر ایک رقیب یعنی نگہبان
متعین ہے، عشق حقیقی کے اعتبار سے تشریح کی جائے تو یہ رقیب نفس
دوں ہے۔ رقیب کو رشوت دے کے نظر کسی نہ کسی طرح گلشن رخسار
جا پہنچتا ہے اور اپنے بچھڑے ہوئے بھائی غمزے کی مدد سے شاہزادی حُسن
تک رسائی پاتا ہے۔ شہزادی حُسن خیال کو دل کے پاس بھیجتی ہے۔ اب
حُسن دل پر اور دل حُسن پر عاشق ہیں۔ دل اپنی محبوبہ سے ملنے جانا چاہتا ہے
کہ اتنے میں اس کے باپ بادشاہ عقل کو خبر ہوتی ہے اور وہ دل کو گرفتار
کر لیتا ہے، پھر ایک طلسماتی واقعہ پیش آتا ہے جو ہم کو بعد کی اردو داستانوں
میں اکثر ملے گا، جو یاقوت کی انگوٹھی حُسن نے نظر کو دی تھی وہ نظر کے منہ سے
پانی پیتے وقت چشمۂ آبِ حیات میں گر جاتی ہے اور چشمۂ آبِ حیات
فوراً نظر سے غائب ہو جاتا ہے۔ دراصل یہ ہوس کی سزا ہے۔ ادھر عقل
صبر کی سپہ سالاری میں ایک لشکرِ جرار دے کر دل کو حُسن سے مقابلہ کرنے کے
لئے شہرِ دیدار بھیجتا ہے۔ راستے میں ہرن نظر آتے ہیں اور دل ان کے
پیچھے شکار کے لئے جھپٹتا ہے، یہ ہرن نہ تھے، غمزے کا لشکر تھا، یہ اس
قصے میں دوسرا طلسماتی واقعہ ہے، دل اور عقل دونوں بھٹک کر شہرِ دیدار پاس
پہنچتے ہیں اور عشق اور عقل کی فوجوں میں زور کا رن پڑتا ہے۔ شروع شروع
میں عقل کا پلہ بھاری ہوتا ہے لیکن خیال اور ہلالِ ابرو کی مدد سے بالآخر
دل زیر ہوتا ہے اور گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ وفا اور ناز کی مدد سے دل اور
حُسن باہم ملتے ہیں، لیکن رقیب کی ایک بیٹی تھی۔ غیر یعنی معنوی لحاظ سے
نفس دوں کا فرزند پلید۔ یہ عورت غیر حُسن کی صورت اختیار کر کے دل
سے عشق بازی شروع کرتی ہے، یہ تیسرا طلسماتی واقعہ ہے جب حُسن
کو غیر کے کرتوتوں کا پتہ چلتا ہے تو غیر بھی اپنے باپ رقیب سے حُسن کا راز افشا
کر دیتی ہے۔ رقیب دل کو قلعہ ہجراں میں قید کر دیتا ہے، اس درمیان میں

عقل اور عشق کی صلح ہو جاتی ہے اور عقل عشق کی وزارت قبول کر لیتا ہے، عشق کے حکم سے دل کو قلعہ ہجراں سے آزاد کیا جاتا ہے اور اس کے پاؤں کی بیڑیاں رقیب کے پاؤں میں ڈال دی جاتی ہیں۔ نظر بھی قید کر دی جاتی ہیں حسن اور دل کی شادی ہوتی ہے اور دل گلشنِ رخسار میں آبِ حیات کا چشمہ دہن کے پاس حضرت خضر آنکھوں آنکھوں میں اس مجاز کی حقیقت سمجھاتے ہیں۔

وجہی کی تصانیف میں "سب رس" آخری کتاب ہے اس کی تصنیف تک وہ دنیا کے نشیب و فراز سے آگاہ ہو چکا تھا اور تلخ و شیریں تجربات کا مزہ لے چکا تھا۔ اب وہ بوڑھا ہو چکا تھا لیکن اس کا فن اپنے شباب پر تھا۔ فن کار کی زندگی کی دوپہر ڈھل چکی تھی لیکن اس کے فن کا آفتاب "نصف النہار" پر تھا۔ وہ جانتا تھا کہ کونسی بات کیسے کہی جاسکتی ہے اس نے اس تصنیف کے لئے نام بھی خوب تجویز کیا "سب رس" سنسکرت میں رس کے معنی جذبات کے مختلف کیفیتوں کو کہتے ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر رفیعہ سلطانہ رقمطراز ہیں: ۔

مصنف (ملا وجہی) کی دوسری زبانوں کے ادب سے واقفیت اور عام زندگی کے تجربے نے اس کو اس بات کا اہل بنا دیا ہے کہ زندگی کے اخلاقی و معاشی مسائل فضایل و رزایل، معائب اور اوصاف پر خاص طریقہ سے رائے زنی کر سکے اس تعلق میں وہ آیاتِ کلام پاک۔ احادیث و اقوال اساتذہ کے اشعار اور دیگر مختلف زبانوں کے امثال کے برمحل استعمال سے کتاب کے حسن کو دوبالا کرتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اپنی طرف سے بھی پاکیزہ خیالات اور چیت فقرات کا اضافہ کرتا ہے۔

اس طرح مواد اور اسلوب ہر اعتبار سے "سب رس" دورِ قدیم کا بے مثل کارنامہ ہے۔ وجہی نے تمثیل کے پیرائے میں جو کتاب "سب رس" کو دل کا بیٹا بنا کر اپنے وقت کا لقمان و افلاطون اپنے وقت کا خسرو اور فرہاد و مجنوں بنایا وہ چنداں غلط نہیں ہے۔

بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق سب رس کے بارے میں

لکھتے ہیں : -

میرا قیاس ہے کہ "سب رس" اسی زمانے میں بہت مقبول ہوئی اور اس کی مقبولیت کی ایک وجہ یہی پند و موعظت تھی جو عام لوگوں کو بہت پسند آئی اور چونکہ عبارت اس کی مقفیٰ اور سلیس تھی اس لئے عام و خاص سب اسے شوق سے پڑھتے ہوں گے۔ اس سے الفاظ و محاورات کے علاوہ اس کتاب سے قدیم دکنی یا اردو کی صرف و نحو اور بعض الفاظ کے تغیر و تبدل کا پتا بھی لگتا ہے اور اس کی صحیح کیفیت نثر ہی کی کتاب سے معلوم ہو سکتی ہے ۔

در نعت محمد مصطفیٰؐ و چہار یارؓ و منقبت علی مرتضیٰؑ

ابا بکر صدیقؓ صادق ہیں خاص
کئے خارجیاں کوں شریعت میں راس
عمرؓ نبیؐ کے امت میں ہر سے
یہودی عرب نے جو تھے سر نو سے
جمع کر جو عثمانؓ قرآن کوں
شرم کا دیے زور ایمان کوں
توٹیا کفر علیؑ ہت لیے ذوالفقار
خدا بعد محمدؐ بھی چار دھیا

غزل

(غزل گفتن دل در فراق حسن از عشق)

اے ماہ شام ہوئی ہے سحر تجھ فراق تے
کاں وصل دیکھوں جاؤں کدھر تجھ فراق تے

ہنستی ہے توں سکھیاں سوں سکی پھول ہوے کر
روتا ہوں میں سو خون جگر تجھ فراق تے

تیرے ادھر کوں یاد کرلے تار من موہن
لڑ لڑ لتا ہوں اپنے ادھر تجھ فراق تے

طاقت نہیں ہے مجھ میں تیری دوری کی اتال
میں مار کر لیوں گا خنجر تجھ فراق تے

لوگاں یہ کیا کہتے ہیں سو معلوم نیں مجھے
مجھ بے خبر کوں کاں ہے خبر تجھ فراق تے

توں کیوں ملے گی مجکوں یو مشکل بہت ہوا
بلا لیا ہوں میں تو کمر تجھ فراق تے

بر آئیں گی امید کدھیں تو بھی وصل کی
گر جیو یو بنجا سی سندر تجھ فراق تے

غـــزل

(غزل گفتن حُسن از فــراق دل)

سہیلی یار بچھڑیا ہے مجھے وو بار یاد آتا
بسر نیں سکتی یک تل بیانے دو سو بار یاد آتا

جہاں میں دیکھتی ہوں وہاں مجھے اس کا حج موں دستا
وہی بستا ہے دل میں وو چہ تمھارے تمھار یاد آتا

ترے بو دیدے نا دیدے کدھیں تک دیکھیں گے دیدار
مجھے دیدار دے انگک مجھے دیدار یاد آتا

مری انکھیاں میں پھرتا ہے ترے مکھ کا خیال آکر
ترے رنگ روپ پر بھوے ترا رخسار یاد آتا

کھڑے قد کی بلا لیوں گی نظر بھر دیکھوں گی جس دیس
تیرے نیناں ترے سیباں ترا گفتار یاد آتا

ستی ہوں سدہ میں اپنی کماں کی بدہ رہے مجھ میں
مجھ خوشبوئی خوش لگتی مجھ سنگار یاد آتا

ترے دیدار کا میں دھیاں دل میانے پکڑ رہی ہوں
مجکوں پھول خوش لگتا مجھ گلزار یاد آتا

رباعی

دیتا ہے نفا یہ رہتا ہے جس رے لگ
دو ہیں تے اسے جان نہ دے تسرے لگ
گر پیو سوں مل پیو چہ ہونے منگتا ہے
تو یاد کر اس پیو کوں اپس ببسرے لگ

دوہرے

تیرے کرتب کرنسے تے میں جب ہوئی بدنام
ہیں میانے تے اُٹھ گئی توں جانے تیرا کام

جے میں کہی سوان کہا پربت سے اس دھات
دو من کا ایک من بھیا اب دو کی ایک ہی بات

سیوست نہ چھاڑ ہیے ست چھوڑیں پت جائے
بھی سنت کی داس ہے پگ لاگے تجھ گھر آئے

سات سہیلی ایک پیو چو مدھر پیو پیو ہوئے
جس پہ پیو کا پیار ہے سو دھن برلی کوئے

گجراتی شاہ علی کہتے ہیں

ہب مالے پڑ چڑ کہوں سبھی
سب وو ہی وو ہی سب وہی وہی

گوالیر کے چاتراں کہتے ہیں

پوتھی تھی سو کھوٹی بھئی پنڈت بھیا نہ کوے
ایکی اچھر پیم کا پھیرے سو پنڈت ہوے

جن کوں درسن ات ہے تن کوں درشن اُت
جن کوں درسن ات نہیں تن کوں ات نہ اُت

دھرتی میانے رنج دھر بیج بکھر کر بوئے
مالی سیچے سر کھڑا رت آئیں پھل ہوئے

(۱)

ادب سے جس میں تواضع ہے جس میں وہ مرد ہے
وہ کچھ بوجس میں نہیں ہے وہ مرد سر درد ہے

آدمی نیں وو جس منے کچھ نام و ننگ نیں
آدمی نیں وو جس منے آدمی کے ڈھنگ نیں

سلے یار آدمی آے اگر یار پاس تے
پھر پھر کے بات اس سوں کرے عاشق آس تے

اگر عاشق ادہر معشوق کا کچھ التفات ہووے
محبّت کا لذت سے توجہ میٹھی تو چہ بات ہووے

آدمی کوں آدمی کی طلب کر آئے
آدمی جیسا منگے وو ویسا پائے

اگر کوئی مرد ہے یا استری ہے
دنیا میں سب دغابازی بھری ہے

اس ٹھار پر کسے ہے نظر جو نظر سٹے
گر جبرئیل ہوئے تو یاں بال و پر سٹے

آیا جکوئی خبر کوں یہاں وو خبیر ستیا
کھولیا لہوا کرنے سرت اس پر ستیا

ادھر تی ناز توں کرتا ادھر وو کرتی ناز
دو ناز خوب نیں دونوں بھی ہونیگے واز

انکھیاں کوں مینچے دن رات بکرتیاں
عقل نیں ہور عقل کی بات کرتیاں

آئی ہے دھن چمن کے انگن میں
پھول پھرتا ہے پھول کے بن میں

امر ہوتا سنبھال کر اپنا
جانتے کوں کوئی جشن اکھے کیتا

ایکس پر زہر دھرنا خوب ہے کچھ
مروت کس سوں کرنا خوب ہے کچھ

امانت میں خیانت کیا ہے درکار
جو کوئی یوں ہوے اُسے کیوں ہوے پھلی بار

یک اپنیاں کوں آ دغا دی ہے
کیا مفتن ہے کیا بلا کی ہے
ایسے چلتاں میں کوئی اگر آوے
گر فرشتہ اچھے دغا کھاوے

(ب)

بڑیاں کی راضی سوں جو کام ہوئے گا
بہت اس کام میں آرام ہوئے گا

برائی خویش نے دیکھیا سنجاوے
عزیز ہوے سو وقت پر کام آوے

بُریاں نے بہت مشکل خوب آنا
بُرا اگر خوب کئے بھی نا پتیا نا

باپ جیسا ہے بیٹی بی ویسی
وو قہر یو ہے بلا جیسی

بہت بے تاب ہے دل، دل منے کچھ تاب نیں اُبریا
جگر میں لہو کہاں کا لہو کی جا گا آب نیں اُبریا

بعضے یاراں تے جیو ہے بے قرار
وقت پر آکھڑا رہیا سو یار

باغ میں مالی کیوں کسے چھوڑے
بن رہنما آئے تو کمر توڑے

بار نا لگ سی دل کوں آنے کوں
غمزے کوں بھیجی ہے بلانے کوں

بُرائی سو بُراچ ہے اُس تے ڈرناچ
عقل میں خوب دستا ہے سو کرناچ

بلبل ہو کر نالے بھرے جیتے چمن سیراب ہو
پھولاں کے خاطر جا پڑے کانٹیاں اپر بے تاب ہو

بات کاں لاکہ کیا کرے ہے یو
چار جییاں کی استری ہے یو

بھار نکلیا ہے ہند میں تے دل
وصل ہوے گا اتال کیا مشکل

بھائی سے اسے نفر نہ کھیا جاے
اپڑے پر جکوئی نفر کام آے

بلا نے یو بلا پیدا ہوئی ہے بہاں تو ٹک ڈرنا
جہاں غمزہ کرے غمزے وہاں عاشق نے کیا کرنا

بھیس پر کی چندنی یو بن پر کی یو پری ہے
دل سیتی مل کہ دل سوں کیا کیا ادا کری ہے

(پ)

پنکھا ہو کر میں ڈلی ساتی تیرا چاؤ
منجہ جلتی جنم گیا تیرے بیکمن باؤ — خسرو

پرائے شہر میں ہرگز خدا کسے نہ لے جائے
اگر ہزار بھلا ہے بی اس کوں کون پتیائے

پانی ہیں کی جو آگ کتے سو وہال ہے
اس آگ میانے جلنے کوں کس کا مجال ہے

پادشاہ کے جو دل پہ آوے غم
تل منے ملک سب ہووے درہم

پاوے بقا جو عشق میں اپنے فنا کرے
یو ٹھار نیں ہے وو جو کسے کوئی منا کرے

پڑن رقعہ دیا دل جیو کے ہات
کتابت کوں کتے آدھا ملاقات

(ت)

تماشا ہے عجب کچھ آج اس ٹھار
کہ عاشق مست ہور معشوق ہشیار

تل نہیں ہیں حسن کے دیبے ہیں
جو لینے کوں بھوت بدے ہیں

تقصیر کیا ہے پکڑی منجے کس نشاں سوں
غصہ اپنا کری سو بی ناحق گماں سوں

(ج)

جھوٹے نے کام نہ آسی بڑا نکامی ہے
جکوئی جھوٹ کتا بہوت وہ حرامی ہے

جسے حیا نیں کچھ اس تے بہت ڈرتا ہے
حکر اپس کی حیا کا بی کچھ سو کرتا ہے

جبتا حق بولے تو ہرگز کسے تاثیر نیں ہوتا
دنیا کا کام مشکل ہے یو بے تدبیر نیں ہوتا

جکوئی عاقل اچھے گا اپنی بالذات
بریاں کی کیا سنے گا وہ بری بات

جکوئی طالب ہے اس کوں طلب انپڑتا ہے
طلب میں ثابت ہوتا ہے تو سب انپڑتا ہے

جانتے سوکن جو مردکن آتی
جہل تو سخناں کی سو سے نہیں جاتا

جسے ہے عقل وو ہر بات کوں سنبھال کہے
جو سو برس کو ہوے گا سو وو اتال کہے

جس پر جو کوئی پیار رکھتا ہے
حق یاری وو یار رکھتا ہے

جنے جو دل کوں لیا بات کچھ کسی کوں دیا
ہزار کعبے بندھایا ہزار حج بی کیا

جتنی ہمت جتی فکر اب دھرے گا
خدا کے کھیل یاں کوئی کیا کرے گا

جدھر تدھر بھی حسن ہے جو دل بہلاتا ہے
کدھر کدھر کی بلا عاشقاں پہ لیاتا ہے

جو کچھ ہے سو کنا نزدیک آنا
بڑیاں تے بات ہرگز نہ چھپانا

جو آنکھاں حسن کوں دیکھے وہ آنکھی سدکو کھو نیچہ ہے
بنا تعریف جگ کرتا اچھوں تعریف ہو نیچہ ہے

جکوئی کس کنے آوے غرض کرے
وہی بھلا جو غرض وو اپس پو فرض کرے

جلالت بیں بو غشق آیا نہ ھوسی کم قہر ہرگز
عقل کے گاڑوڑی تے یو او نترسی ناز ہر ہرگز

جس ٹھار پر سایہ سٹے مژگاں و ھاں نشتر اٹھے
غمزا ہے خنجر برھنہ جاں بیٹھے واں کچھ کر اٹھے

جاسوس کا ھے کام یہی جو خبر کہے
دیکھا ھے و بنیچہ ایک ببک سربسر کہے

جہاں جکچھ ہے وہاں سب ہے ظہور اس کا
ہر ایک شے منے دیتا ہے جلوہ نور اس کا

جو اپنے رونے تے محظوظ ہیں دردمنداں
سو ھنسے، نیں پاتے ہیں حظ بو محبوباں

جکوئی خوبی کوں کہے اور کوئی بُرا مانے
نہ بول بول کہ کیا کام بیٹھے پچھتانے

جو غمزہ آئے لڑنے کوں عقل اس ٹھار کیا کرنا
اٹھے گا حات کیوں اس ٹھار یہاں تروار کیا کرنا

جکچھ خوبی ہے سو ہمت کے باب ہے
ہمت ناؤں بیناہی ثئی مو اب ہے

جنے بقیں سوں جو اپنے یار سوں لایا
جکوئی ثابت ہو آیا مراد آنے پایا

جو کوئی بندہ میاں نے کس کے سنپڑے
خدا بن حال کوں کون اس کے انپڑے

جو دل کا یار اچھے کوئی تو کتھوں ہیں بات اسے دل کی
کہ آسانی کچھ اند یشے کرم کر میرے مشکل کی

جھگڑے میں صاحب ہور نفر کاں ہے
کس کی کس کے اوپر نظر کاں ہے

جکوئی بچھڑے پچھیں بیچ ملنے پاتا ہے
خدا ملانے کوں منگتا تو یوں ملاتا ہے

جکوئی عاشق ہے اُس کوں ہوا بلا دیدار
کیا دلاں کوں بچاریاں کے مبتلا دیدار

جکوئی کام کون چاہتا ہے کام برا اچھتا
دے وو کام ہوے تک بھی بہوت ڈر اچھتا

جس کی خاطر جیتا نپے گا دل
شرم توکاں کی ہوے کیچہ حایل

جو نصیباں میں تھا سو وہ انپڑیا
عقل نٹھا ٹیا فقیر دل سنپڑیا

چ

چتر تھا گیا بیگ مجلس کون خام
ریجھا کر لینا دل چتر کا ہے کام

چھند بھری یو عجب ہے من بھاتی
دل دکھا کر بھی دل کوں پھسلاتی

چلیا امید کوں امید کون بر لیا وے
وو نا امید ہوئے تا امید نوں پاوے

چھپے کچھ رمز ہور نزدیک اغیار
انکھی سوں بات کرنا عاقل اس ٹھار

(ح)

حُسن پر اندھارا ہوا سب جہاں
حُسن پر پڑیا ٹوٹ کر آسماں

حُسن پر دل بھلیا دل حُسن اوپر
پڑیا اب کام مشکل حُسن اوپر

حُسن کچھ اپنے دل منے گن کر
عشق کن بھیجی یو فتح کی خبر

حُسن یوں سنگتی ہے جو دل کوں بھلائے
دل بھولا بھولیا سو کیوں نا آئے

(خ)

خدا مراد دیتا اس کوں جس کی ہے ہمت عالی
عجب ہے اس وقت اس آدمی کی خوش حالی

خوبی اچھتی ہے خوب کے سنگات
خوب ادمی کتے ہیں خوبیچہ بات

خدا کا کھیل کچھ سب تے جدا ہے
جسے کوئی نیں مدد اس کوں خدا ہے

خدا نہ روزی کرے کس کوں بند د ندی کا
خبر خدا چہ لیوے اسس بچارے بندی کا

خدا عزت رکھے جس وقت صاحب کام فرمائے
نفر کا نیت ہوئے ثابت تو ہمت غیب تے آئے

خدا مدد ہے اُسی کوں جسے ہمت کچھ ہے
وہی مراد کوں اپنے پڑیا ہے جس میں ست کچھ ہے

خدا کریم ہے سب کوں مکر میں تے کاڑے
کسی کے مکر کے پھاندے کسی کوں نا پاڑے

خدا سنبھالے بری ہے طمع کی دشواری
جہاں بہوت طمع ہوت ہے وہاں خواری

خبر و لیجہ کون معلوم ہر ایک منزل کا
نفیر تن یو بیچارہ طمع ہے دل کا

خبر معشوق کا جو کوئی لیا وے
وو ہی معشوق آدھا کیوں نہ بہاوے

خوش خیال نے اپس کے ہنر کی صفت کیا
نا قل اتھا تو جیو بھلا نے یو گت کیا

(د)

دنیا دغا باز ہے بہوت اوباش ہور چینیاں بھری
آدم وہی ہے جو کرے آدم ستی آدم گری

دین و دنیا کی خوبی بھی نیم اور دھرم ہے
ایمان کی نشانی سو مرد کوں شرم ہے

دنیا میں مل کر بچھڑنا یو بہوت مشکل ہے
لگیا ہے دل ستی دل مل بچھڑ پڑنا دل ہے

دو جنیاں میں جو کوئی جدائی بہائے
اس اوپر بھی جدائی کیوں نا آئے

دو آشنا یو بچھڑ کر ہوے سو بے گانے
یکس سوں ایک مل یکس کوں ایک بن جانے

دوڑیا ہے دل پر عقل کے بادل ہو لشکر عشق کا
کس کس کوں جا کر مارتا کیا جانے خنجر عشق کا

دوڑیا ہے عشق جس پر لھوا کھینچ باندکر
ایکس کے ہاں یکس کوں دیا ہات باندکر

دو بچھڑے دو عزیزاں آملے ہیں
دو غنچے دو نو پھول ہو کر کھلے ہیں

دونوں نے دونو کا دیکھے مایا
یہی سواں کھانے کا وقت آیا

دیکھا جو کوئی غمزے کوں وہ مبتلا ہوا
غمزے نے جو شراب پیا تھا بلا ہوا

دھنی جو دھرتی دھریا ہور بھی دھرے سو ہوئے
کسی کے کرنے تے کیا ہوے خدا کرے سو ہوے

دائی کاں جگ میں ناز ایسی ہے
ہر دائی کی ماں کی جیسی ہے

داغ پر دل کے آ رکھی پھایا
دل کے دل میں بی ٹوک جیو آیا

دل کو سے میانے پڑ کے حیراں ہے
بند میانے سنپڑ کے حیراں ہے

دل بے خبر ہوا ہے دل نے خبر سٹیا
عاشق ہو کر اپس کوں کدھر کا کدھر سٹیا

دل کوں اپنے اُچاٹ خوب نیں
گھر میں دائم کچاٹ خوب نیں

دل کوں یوں دیکھ دل کوں بدلائی
حسن کے دل میں شک نیں لائی

دل کا حسن کے دل میں بہت انتظار تھا
دیدار دیکھنے کوں دل امیدوار تھا

دل کوں کوئی جا کو بیگ بو بو بات
دل ملیا ہے اتال آبِ حیات

دل خوشی میانے آج بہوت آیا
دل نے مقصود آپ نے پایا

دل پھول تے نازک اچھے اتنی جفا سو سیا سو کیوں
یوں مبتلا ہو حسن پر ایسی بلا سو سیا سو کیوں

دل کی خاطر عجب رکھے رکھوال
نیر جو چوری کی تو جاگیا خیال

دل سوں باندھی تھی جیو کی ڈوری
کہ خالی وقت کرے چوری

دل کوں ناحق اپتی جفا میں بھا جی
نیں سمجکر غصہ کری پچھتا ی

دل کے دل میانے شوق بل پکڑیا
دل دیوانہ ہوا جنگل پکڑیا

دل عشق میں ہلاک ہولئی آہ بھرن سوں
منگتا شکار کھیلنے ٹونیاں کے ہرن سوں

دل نے کیا ہے کام یو اس عقل پر کیا بول ہے
دل کی اُدھر نے عقل بی حیراں ڈاواں ڈول ہے

(ر)

راحت ہوئی تمام اب خواری
یاری تھی سو ہوئی ہے بے زاری

رقیب بند کیا تھا سو بارے بندتی ٹٹیا
ہوا خلاص بچارہ یو اس کے بندتی چھٹیا

(ز)

زلیخا ہوئی مگر یوسن ناری
کہ دل یوسف کوں کووے ہیں اتاری

زباں یک تھی دونوں کا دل جدا تھا
سمجھنا [illegible] ان کا سو خدا تھا

(س)

سب میں وو ہے تو دل ہے سب کا شاد
سب میں وو ہے تو سب میں ہے یو سواد

سب کسی کوں خدا مرادو دیوے
اس کی محنت کی بس کوں داد دیوے

سکی صت کوں نے چت دے کے بولی
جو کچھ دل میانے باندی تھی سو کھولی

(سونا) سنبکا چٹ بُرا ہے آدمی کوں
کہ غم کرتا اسے سبب بے غمی کوں

سٹیا ہے غم نے عداوت طرب عزیز ہوا
نفادیا ہے بشارت جفا یو چیسنر ہوا

سفر کی کیا ہے خبر جو لگن، وو گھر میں ہے
سفر کیا سو وو جانے کہ کیا سفر میں ہے

(نثر)

شیطاں اگر کسے لگے تو کوئی بتی چھوٹ جائے
آدمی کسی کے پیے میں پڑے تو جیو بیچ جائے

شراب پیئے تو بھی کوئی نہیں ہوتا ماتا
حسن شراب کہ جس دیکھتے اتر جاتا

شاعاں کنے کوئی آدمی قابل اچھے تو خوب ہے
صاحب سوں اپنے یک جہت یکدل اچھے تو خوب ہے

(ص)

صبوری نے خدا راضی صبوری پر خدا بھلتا
صبوری کیلی ہے جس تے کلف مقصود کا کھلتا

صف دل کی کیا لئی حُسن کے پاس
لگایا دل کی آخر حُسن کوں آس

صفت اس باغ کی گر کوئی سناوے
عجب کیا رشک جو جنت کوں آوے

(ط)

طمع داری سے آتی یار خواری
طمع داری میں نیں ہے رستگاری
طمع داری کے سرتے جو اٹھے ہیں
وہی ایسے بلا یاں سوں چھٹے ہیں

طمع داری بری ہے لے عزیزاں
نہیں کچھ خوب لے صاحب تمیزاں

(ع)

عجب چالے بھریاں ہیں عورتاں یو
نہ جانے کاں تے سیکیاں حکمتاں یو

عجب شراب اہے حسن جس میں سب ہستی
کہ اس شراب سوں چڑتی ہے عشق کوں مستی

عجب کوٹ اوٹ ہے کیتا بکھانوں
کہ حلقہ اژدھا ماریا ہے جانوں

عجب پری ہے سو اس پر جو حور عاشق ہوے
مسیح دیکھ کے گم ہوے سور عاشق ہوے

عورتاں کوں بھیج پند دینا
مرد کوں آپنے رجھا لینا

عاقل جو کتا بات وہ اس بات میں مانا ہے کچھ
غافل نہ ہو اندیشہ دیکھ اس ٹھار پہ پانا ہے کچھ

عقل کوں عشق اچھتی تو نہ ہوتا یوں خراب ہرگز
صبوری کر کے کچھ کرتا نہ کرتا اضطراب ہرگز

عقل پکر عقل نکھا ٹیا سو پھر کیوں ہات آتا ہے
عقل یہاں بھی اگرچہ کیا عقل ہر بات آتا ہے

عقل غافل تے بہوت پچھتایا
عمر جو لیا سو سب آگے آیا

عقل نے عقل سوں کیا نیں کام
لشکر اپنا کیا خراب تمام

عقل دل کوں دیا ہے بادشاہی
عقل دل کوں دیا عالم پناہی

عقل اچھنا وقت اوپر خدا کا کچھ کام ہونا
اگر فولاد ہے تو بی ضرورت کو نرم ہوتا

عقل کے نور نے سب جگ نے نور پایا ہے
جنے جو علم سکھا سو عقل تے آیا ہے

عقل ہے بازوے باز بلند پرواز
شکارگاہ ہے اس کا حقیقت ہو مجاز

عقل سوں لڑا دل عقل سوں بچار
عقل جاں نا چلے وہاں تروار

عقل کرتی ہے سب اتا بوچار
لڑکے مرنے کوں کیا ہے لیتی بار

عاشق جو کوئی ہوا سے آرام نہ پہنچے ہے
اپنے سجن کے کام بغیر کام نہ پہنچے ہے

عشق اب مرتبہ اوپر آیا
کس لطافت سوں دل نے سوں کھایا

عشق ہرگز کسے جدا نہ دھرے
عشق دوکوں ملا کے ایک کرے
عشق سرمست لا اُبالی ہے
عشق آپ بھاوتا خیالی ہے

عشق سلطاں عشق سرور ہے
عشق دایم عقل او پرور ہے

عشق سوں کچھ علاج چلتا نیں
عشق سوں ملنے باج چپنتا نیں

عشق کے دروازے پر سب کس کوں سر دھر ناپچہ ہے
جو عشق فرمائے اسے اختیار ھو کر ناپچہ ہے

عاشق ہے اس کوں عشق اپنا ہے
عشق جلنا ہے عشق تپنا ہے

عاشق کی بات توڑنے کو اس میں ٹوٹ نیں
عاشق کے دل اوپر جو گزرنا سو جھوٹ نیں

عشق لشکر رواں کیا سنت کا
وقت آیا ہے اب قیامت کا

عشق و ہمت یو دو ملے جس ٹھار
کام کرتا تمام واں کرتار

عشق سا ندی ہے عشق سری ہیچ
کدہیں کچھ ہے کدہیں سو کچھ کا کچ

عشق کی عاشقاں مراداں پائے
عشق آخر مراد کوں اپڑلے

عشق میں بہوت غلیلا ہے کچھ
عورتاں کا مکر بلا ہے کچھ

(غ)

غم میں عالم اچھے تو بی غم نیں
نیند کہنے سو موت تے کم نیں

غرض دھرتا ہے نیں تو کیا غرض ہے یاں لگ آنے کوں
جکوئی سیوا کرے کسی کی سو کچھ مقصود پانے کوں

غمزہ ہے اپنی بات سنے تو چہ چھوڑے گا
غمزہ ہزار توبہ کوں اک تل میں توڑے گا

غصہ چڑیا ہے عشق کوں اب عقل پر آئی بلا
کیا حال آخر ہوسے گا کیں سو سے گا یوز لزلا

غیب تے غیر کوں مہر آئی
دل کوں دیکھ ترس دل اوپر لیائی

(الف)

کسے ہے حد جو خدا کی صفت کی حد پاوے
ہر ایک بال کوں گر سو ہزار جیب آوے

کھول کر کیا کہوں کہ کیسی ہے
حسن کی بھاں حسن جیسی ہے

کتنا ناداں کوں کوئی بات سمجھائے
جسے نہیں فام کیوں وو فام تے پائے

کسے کیا بولنا کے کیا فام
اپنی بدسوں کئے سوتوں یو کام

کرے کوئی دل کو کیوں اپنا سینے میں چھپ کے یو دل ہے
تجھے آساں دستا ہے مجھے یو بہوت مشکل ہے

کھینچا ہے دل کوں عشق نے، اب دل کوں کچھ چارا نیں
عاشق کوں کوئی کینا رکھے، کس نے رکھیا را نیں

کام کرنیں سکیا عقل کا پھیر
عشق آخر کیا عقل کو زیر

کیسے جے عقل اپنی ہور کیسے ہے اپنا نام
بہوت نے عقل سوا کیا ہے نظر بودال کا کام

کرے نت دل یو نازش عقل جیا
کہ فرزندیں کسے دنیا ہیں ایسا

کرے آسان اپنی مشکل کا
راز غمزے سوں ہوئی سب دل کا

کاں کاں سنبھالے جیواں کوں عاشق بچارا کیا کرے
روں روں کوں دیدے لالیا غزیاں کے عشکاں تے بھرے

کتا غمزے کی کھاوے مار توبہ
بچارہ کیا کرے اس ٹھار توبہ

کی غصہ یو رکھے ہے چپ دل پر
کڑوی کی سوئی ہے بو میٹھی شکر

کہ عمر تی آکھاں جا مبتلا تھی
نہ تھی یو غیر غیرت کیا بلا تھی

(گ)

گھر میں نے ہنستے نکلے انگن منے پھولاں جھڑیں
عاشق ہو کر چاند اور سورج دروازے پر آکر پڑیں

گل کے رنگ کیاں چمن میں شتابان ہیں
لالے نیں جانو آفت باں ہیں

گنوا لیا وقت توں اب کیا گماستے پچتنا وے
یو اِسبت وہ نہیں جو گئی سو ھات پھر آوے

گناہ کوں بخشنا کیا کچھ منا ہے
گناہ بخشو کہے تو بخشنا ہے

گھر دھنی دوچہ جس کوں گھر ہے خوب
دوچہ صاحب جسے نغز ہے خوب

گلے لگ سوتے ھور بے تابی نیں جاتی ہے یو مشکل
برہ میں تلبا جیوں تیوں ہلاک ہے وصل میں بی دل

(ل)

لالے دیے پینے یو گل پُھل پُھل کے تیرے گال پر
دریا میں نتے ہنس آئے گا عاشق ہو تیری چال پر

لکیا تھا رات دن دل کا اُسے ذکر
پچھے پر دل کوں لیانے کا کری فکر

لاگے لاگاں یو باؤ پر لینے
عقل دل دونوں کوں دغا دینے

طوے نازاں کے ساتاں ہیں ہیا دل نامل جھگڑتا کیوں
کہ عقل عور عشق کا جھگڑا ایکا یک یو نبڑتا کیوں

لکیا چوساری دل پر بہت لبانے
کہ دل منگتا حسن کا دل بہلانے

---

(۴)

مرد وو جو اسم اپنا آچاوے
کہ جوں تیوں کچھ کسی کے کام آوے

من کے چمن ہیں باو آ پھل کے ہے غنچہ آس کا
ڈالیچہ پر پھول ہنس پڑیا اسباب ہے باس کا

مکر سوں کوہ کوں توڑے مکرتی
دغا عاقل بھی کھاتا ہے مکر نی

مہر عاجز پہ ہر کسے آتی
کہ خدا کوں بی عاجزی بھاتی

موں موں پچ کر سب چپ رہے فریاد نیں کرتا ہے کوئی
غمزہ بہت بیداد ہے یہاں داد نیں کرتا ہے کوئی

معشوق بے نیاز ہے بادشاہ پری
معشوق سوں نکو کرو ہرگز برا بری

مجھے کیا ہے توں بیدل یو کیا عقل کرنا
ہوے سو کام بن امیر سے تو کی خلل کرنا

بیر سے کہنے تے آتا ہے جو میں لیاؤں
وو دل کیا اپنی بھاتا ہے جو میں لیاؤں

ھماں ہوئی وقف یو یک تل کی
عذر خواہی بہت کری دل کی

مہر صاحب ہوا ہے میاں نے میاں
مشکل سوئے گا اتال سب آساں

مروت بہنت کی لٹ چوٹی کی جائی
بلائی بھار کاڑی باٹ دکھلائی

(ن)

نفر وہیچ کہ صاحب کے کام پر جیو دے
اپس کے کام کوں سٹ دیوے نام پر جینے

نفر شاں کہنے کوئی دور اندیس سوے تو خوب
کہ زیر کام ہوے کام پیش سوے تو خوب

نظر اپنی مراد کوں انپڑ یا
تھا یو بیداد داو کوں انپڑ یا

نظر ہور غمزے کے چالے بلا لیائے
کہ دل ہور عقل دونو مل دغا کھائے

نفاہے کیا جو چھپا راکھے دل منے دھر کر
جو کام دل منے آوے وہ دیکھنا کر کر

نفاہے تبو نکچہ جفا بھی لے سفر میانے
خدا کتے نہ لے جاوے برے شہر میانے

نفر جے کتے دنیا میں دو نفر کاں ہے
نفر سبیج کہواتے کسے خبر کاں ہے

نظر حیرت تے یاں گم ہو کر جاوے
کمر و بینچہ نیں کیوں بات پاوے

نظر کو ٹھار نئیں کس ٹھار جاوے
وقت مشکل خدا کچھ کام آوے

ناز غمزے تے سب ہم بچار رچے
دل کے نئیں بچار ٹھار ٹھار رچے

نازیں اپنے مت محبوباں
ناز پر ناز کرتے ہیں خوباں

نزدیک دل کے تو دل کا مراد سب آیا
یو دل کے کام میں وہم آ خلل بھایا

ناؤں سنتیچ دل ہوا بے تاب
باس انپیچ ہیں چڑیا یو شراب

نظر غمزا دو ٹھگ دو نو ڈھٹار ے
اپس ہیں آپ ل کچھ کچھ بچارے

(ص) وہی ہے صافی کہ جس صافی تے صفا کوئی پائے
وہی ہے کام کہ جس کام تے نفا کوئی پائے

وہی مرد جو ہمیشہ ہمت سوں ہمدست ہے
ہمت خدا کے خزانے کی خاص کچھ لبت ہے

وفا کرنے کی خاطر اس وفا کوں
کہی سب کھول کر اپنی جفا کوں

وقت ہے سوا یتال کا ہے وقت
برہ غما ٹیا وصال کا ہے وقت

وفا آئی وفا سوں راجوٹ کی
سو دل سوں ملنے خاطر کام گھمٹ کی

وہ من ہر دل ربا اوتار مورت
سو اس کالی بلا سوں کی مشورت

وہ شاہ عشق ہے جو سب جہاں اس کا ہے
ستارے چاند سورج آسماں اس کا ہے

(ھ)

ہر ایک کام اول اختیار کر کرنا
جو کام کرتے اسے ٹک بچار کر کرنا

ہر ایک حال خدا کوں یقیں سوں جنیا
ولایت ہور نبوت یو قرب ہے اپنا

سوئی بیگانگی ہو آشنائی
گیا ملنا پڑی آکر جدائی

ہرناں نے اپنا مکھ دکھا لیلائے ہیں دل کوں کشت میں
صیاد ہوا ہے صید یہاں کیا سحر ہے اس دشت میں

ہمت دینا مرد نے عاجز ہو کر اڑے کوں
رکھنا نظر وقت پہ ہر یک وقت پڑے کوں

ہدایت لگ تو آیا ہے دیکھیں کیا ہووے ہدایت سوں
نظر نے تی جفا دیکھیا گیا اب کام ہمت سوں

ہوا دل بہوت اب بیدل کہ مشکل وقت آیا ہے
یو دل لانے کی جا گاہے اگر دل دل لگایا ہے

(ی)

یو دنیا بیں حسن نیں یک بلا ہے
کہ عالم اس بلا پر مبتلا ہے

یو کاں کا و دکاں کا یو دو نو ھوائی
تماشا عجب ہے نوی آشنائی

یو غرضی ہے پوچھے بغیر نیں رہتا
جو کچھ پوچھنا دو لے کچھ کتنا

یو سکندر کو نیں ملیا یک جام
زور ہور زر سوں نیں یو ہوتا کام

یاد آتیاں لے سو وو راتاں
دل کوں سمجھانے کیاں کری باتاں

یو مثلہ معلوم ہوا آج
خالی گھر میں کتیاں کا راج

یو خاصیت ہے عشق کی یاں کوئی کیا کرے
بیگانے کوں یو عشق بلا آشنا کرے

یو بلا ہے بری تہر کی جاسے
مگر اپنا کمال کوں انپڑائی

یو دغا باز تھی وو تھی سادی
سادی تھی اس تے یو دغا آدی

یو موعن دھن عجائب موہنی ہے
سورج اس کے درس کا درسنی ہے

یو گوہر دیکھ کر گوہر پچھانیا
جو اس گوہر میں جوہر تھا سو جانیا

یوں واقع عقل کوں آیا، سو اس دل کی اولالیاں تے
بلا ماباپ پر آتی ہے فرزنداں کی چالیاں تے

فارسی مصرعے

ع

"اگر در خانہ کس است ۔ یک حرف بس است"

"اے وائے بداں صحبت لادین ولادنیا"

"از شیشہ ہوں برون تراود کہ دروست"

"با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا" حافظ

"ز نامحرم چہ غم داری حذر از یار محرم کن"

"صبر تلخ ست ولیکن بر شیریں دارد" سعدی

"کس نگوید کہ دوغ من ترش است"

"کہ علاج واقعہ پیش وقوع باید کرد"

"کہ تا من باشم سخن با حمق نکنم" فرینق

"گر نبودے چوب تر فرماں نبردے گاو خر"

فارسی ابیات

(ا)

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد

از حسد امروز زاہد میکند منع شراب
ورنہ کے ایں ناسلماں راغم فردائے ماست

(ب)

بلائے سفر بہ کہ در خانہ جنگ
تہی پائے رفتن بہ از کفش تنگ — سعدی

بہ شمع خانہ ہم اسرار خواتی پارہ کم کن
زنامحرم چہ داری حذر از یار محرم کن

(پ)

"پسر نوح بابداں بہ نشست
خاندانِ نبوتش گم شد"

(ت)

تمام عشقم و در دل تمام مشتاقی است
تمام دیدم و دیدن نہ دیدہ شد باقی است — وجہی

تا کہ از جانب معشوق نباشد کششے
کوشش عاشق بیچارہ بجائے نرسد

(ح)

حسنت باتفاق ملاحت جہاں گرفت
آرے باتفاق جہاں می‌تواں گرفت
حافظ

حرامش بود دولت پادشاہ
کہ ہنگام فرصت ندارد نگاہ

حریفاں بادہ خوردند و رفتند
تہی خم خانہ ہا کردند و رفتند

(خ)

خفتہ بر سنجاب شاہی نازنینے را چہ غم
کہ ز خارہ و خارہ سازد بستر و بالیں غریب
حافظ

(د)

دولتے را کہ نباشد غم از آسیب زوال
بے تکلف بشنو دولت درویشاں است

دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد
دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمرد

دل را بدل رہے ست وریں گنبد سپہر
از سوئے کینہ کینہ و از سوے مہر مہر

دیدہ را بکشا ببیں دل را سنگیں در گماں
مردپست در بر پیرہن لفرسیت در ہر استخواں

در عشق ز پا فتادہ می باید
امید بباد دادہ می باید

آنجا کہ ہمہ درد دل خود گویند
دنداں بجگر نہادہ می باید

(س)

راز دل را بدل خویش کہ پنہاں کردم
منکہ آہستہ بخود گفتم دنقصاں کردم

(س)

سکندر را نمی بخشند آبے
بزور و زر میسر نیست ایں کار

سرود چیست کہ چندیں فنون عشق دروست
سرود محرم عشق است عشق محرم اوست

(ص)

صد تجربہ شد حاصل در راہ بہر گامے
بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

(ع)

عجبے نیست کہ سرگشتہ بود طالب دوست
عجب این ست کہ من واصل و سرگردانم

مخدوم سید محمد گیسو دراز حسینی شاہ باز

عشق است بسکہ در دو جہاں جلوہ می کند
گہ از لباس شاہ گہ از کسوت گدا

(غ)

غیرتش غیر در جہاں نگذاشت
لاجرم جملہ عین اشیا شد

(ک)

کو کو زدن فاختۂ سرو در آغوشش — عرفی
در جائے معشوق مرا گرم طلب کرد

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

(گ)

گوہر پاک بباید کہ شود قابلِ فیض — حافظ
ورنہ ہر سنگ در و لولوئے مرجاں نشود

گوہر پاک بباید کہ شود قابلِ فیض ۱؎
ورنہ ہر سنگ و گلے لولو و مرجاں نہ شود

۱؎ حافظ کا شعر، دو طرح ملتا ہے -

گشتم تمام جمع و پراگندگی کجاست
سر تا بپا خدا شدم و بندگی کجاست

نکوئی با بداں کردن چنانست
کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

ہر آں کہتر کہ با مہتر ستیزد
چناں افتد کہ ہرگز بر نخیزد

ہر کہ جوید مراد از معشوق
گوئی او عاشق مراد خود است
خسرو دہلوی

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما
حافظ

ہر کہ را من یار کردم او بمن اغیار گشت
کیست ہیچ دوست کو آخر بمن دشمن نشد
وجہی

میں نہ جانوں کعبہ و بت خانہ و میخانہ کوں
دیکھتا ہوں ہر کہاں دستا ہے تج مکھ کا صفا
بجانتے ہیں پردے اندھارے کے معانی تیرے سب
شکر کر حاصل ہوا ہے مدعا توں اس دعا
محمد قلی قطب شاہ

عربی آیات واحادیث
(سب رس میں)

آیات:—

۱) وحدہ لاشریک
(وہ یکتا جس کا کوئی شریک نہیں)

۲) احد، صمد، لم یلد ولم یولد
(اکیلا، بے نیاز، وہ نہ باپ ہے نہ بیٹا)

۳) کن فیکون
(ہوجا تو وہ ہوگئی)

۴) اِذاتم العشق فھواللہ
(جب عشق تمام ہوتا ہے تو وہ اللہ ہے)

۵) لولاک لما خلقت الافلاک
(اگر آپؐ نہ ہوتے تو افلاک پیدا نہ ہوتے)

۶) انا وعلیؑ من نور واحد
(میں اور علی ایک ہی نور سے ہیں)

۷) لا الٰہ الاّ اللہ۔
(خدا کے سوا کوئی معبود نہیں)

۸) سبحان اللہ
(اللہ پاک ہے)

۹) واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلامًا
(جب ان سے جاہل لوگ بات کرتے ہیں تو صاحب سلامت کہہ کر گذر جاتے ہیں

۱۰) استغفر اللہ
(اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں)

۱۱) اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

(میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں اور شیطان مردود کے شر سے)

۱۲) ختم اللہ علیٰ قلوبھم وعلیٰ سمعھم وعلیٰ ابصارھم غشاوۃ

(اللہ نے مہر کر دی اُن کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کے نظروں پر ایک پردہ ڈال دیا ہے)

۱۳) اللہ نور السمٰوٰت والارض

(اللہ زمین اور آسمانوں کا نور ہے)

۱۴) تفکروا فی صفات اللہ، ولا تفکروا فی ذات اللہ

(اللہ کی صفات میں غور کرو اور ذات میں غور نہ کرو)

۱۵) فنا فی اللہ بقا باللہ

(اللہ میں فنا ہو جانا اور اللہ کے ساتھ باقی رہنا)

۱۶) لن ترانی

(تو ہرگز مجھے دیکھ نہ سکے گا)

۱۷) مذبذبین بین ذالک

(دونوں کے درمیان مذبذب ہو کر رہنا)

۱۸) الآن کما کان

(اب بھی وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ کبھی تھا)

۱۹) صاحب ما زاغ البصر وما طغیٰ وصاحب ما ینطق عن الھویٰ

(آپ کی نظر نہ بھٹکی اور نہ ڈگمگائی، وہ اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کرتے)

۲۰) سکر الحکومۃ اسکو من سکر الخمر

(حکومت کا نشہ شراب کے نشہ سے بھی بہت تیز تر ہوتا ہے)

۲۱) انا احمد بلا میم

(میں احمد بلا میم ہوں)

۲۲) نصر من اللہ وفتح قریب

(اللہ کی طرف سے مدد ہے اور فتح قریب ہے)

۲۳) الحیاء تمنع الرزق

(حیا روزی کو روک دیتی ہے)

۲۴) وقلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ۔

(مومنوں کے دل اللہ کا عرش ہیں

۲۵) نعوذ باللہ

(پناہ بخدا)

۲۶) الحمد للہ

(سب تعریف اللہ کے لئے ہے)

۲۷) وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین

(عزت اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول کیلئے اور ایمان والوں کیلئے)

۲۸) سلام علیک علیک السلام

(تم پر سلامتی ہو۔ اور تم پر بھی)

۲۹) قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ۔

۳۰) من عرف نفسہ فقد عرف ربہ

(جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے یقیناً اپنے رب کو پہچانا)

۳۱) نعوذ باللہ

۳۲) اینما تولوا فثم وجہ اللہ

(تم جہاں کہیں بھی اپنا رخ کرو۔ اللہ کو متوجہ پاوگے)

۳۳) نحن اقرب الیہ من حبل الورید

(ہم اس کے شہ رگ سے زیادہ قریب ہیں)

۳۴) لاصلوٰۃ الا بحضور القلب

(نماز بغیر حضوری قلب کے نہیں ہوتی)

۳۵) الحمد للہ، قل ھو اللہ

(سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ کہہ دو کہ وہ اللہ ہے)

۳۶) وحدہ لا شریک لہ

۳۷) لاالٰہ ، الااللہ

۳۸) انا الحق انا الحق

(میں ہی حق ہوں ، میں ہی حق ہوں)

۳۹) اما انا اللہ

(جہاں تک کہ انا اللہ کا تعلق ہے)

۴۰) انا اللہ - (میں اللہ ہوں)

۴۱) انا (میں)

۴۲) وحدہٗ لاشریک لہ

۴۳) نورًا علیٰ نور (نور پہ نور)

۴۴) احد، لم یلد، ولم یولد

۴۵) الحال کالبرق

(حال بجلی کے مانند ہے)

۴۶) واللہ باللہ تااللہ محمد

(بخدا - محمد)

۴۷) لَا اِلٰہ اِلّا اللہ محمد رسول اللہ

(نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا - محمد اللہ کے رسول ہیں)

۴۸) لی مع اللہ

(مجھے اللہ کے ساتھ)

۴۹) کلام المجانین لاتعبیر

(دیوانوں کے باتوں کی تشریح نہیں کی جاتی)

۵۰) قل الروح من امرِ ربیّ -

(آپ فرما دیجیے کہ روح امر ربیّ ہے)

۵۱) انا العشق (میں عشق ہوں)

۵۲) الانسان سری وانا سرہ -

(انسان میرا راز ہے اور میں اس کا راز ہوں)

۵۳) الانسان بنیان الرّب ۔

(انسان رب کی بنیاد ہے)

۵۴) وَمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ

(جو کوئی ذرہ برابر بھی نیکی کریگا اسے دیکھ لے گا)

۵۵) لاوفا للملوک

(بادشاہوں میں وفا نہیں ہے)

۵۶) ابدالآباد (ہمیشہ کے لئے)

۵۷) الناس علیٰ دین ملوکہم

(لوگ اپنے بادشاہوں کے طریقے پر چلتے ہیں)

۵۸) العاقل تکفیہ الاشارۃ

(عقلمند کو اشارہ کافی ہے)

۵۹) کم من فیئۃ قلیلۃ فیئۃ کثیرۃ ۔

(کتنی ایسی چھوٹی جماعتیں ہیں جو بڑی جماعتوں پر غالب آجاتی ہیں)

۶۰) وَمَا علی الرسول الا البلاغ

(رسول پر صرف پہنچا دینے کا ذمہ ہے)

۶۱) تجوع ترانی

(بھوکا رہ تو مجھے دیکھے گا)

۶۲) عرفت ربی بفسخ العزایم

(میں نے اپنے پروردگار کو ارادوں کے شکست ہونے سے پہچانا ہے)

۶۳) الدنیا مزرعۃ الآخرۃ ۔

(دنیا آخرت کی کھیتی ہے)

۶۴) یومنون بالغیب ۔

(وہ غیب پر یقین رکھتے ہیں ۔

۶۵) اِنّ اللہ مع الصّابرین ۔

(بے شک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے)

۶۶) یاایہاالذین امنواصبرواوصابرواورابطوا

(اے ایمان والو صبر کرو اور آپس میں ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرو۔ اور ایک دوسرے سے جڑے رہو)

۶۷) قال اللہ توکلت علی اللہ

(اللہ نے فرمایا میں نے اللہ پر بھروسہ کیا)

۶۸) اذاجاء القضا عمی البصر

(جب قضا آجاتی ہے تو آنکھوں پر پردہ پڑ جاتا ہے)

۶۹) کل حزب بما لدیہم فرحون۔

(ہر ایک فرقہ اپنے پاس جو کچھ ہے اس پر اترا رہا ہے)

۷۰) التعجیل من الشیطان تانی من الرحمٰن۔

(جلدی شیطان کی طرف سے ہے اور سوچ سمجھ کر جو کیا جائے وہ رحمٰن کی طرف سے ہے۔

۷۱) ماعرفناک حق معرفتک۔

(ہم نے نہیں پہچانا آپ کو جیسے کہ پہچاننا چاہیے

۷۲) اللہم زدنی تحیرا۔

(اے اللہ میرے تحیر کو زیادہ کر)

۷۳) سید القوم خادم الفقرا

(قوم کا سردار فقرا کا خادم ہے)

۷۴) الفقر فخری

۷۵) من عرف نفسہ فقد عرف ربہ

۷۶) لم اعبد ربا لم اراہ

(میں نے عبادت نہیں کی ایسے رب کی جس کو میں نے نہیں دیکھا)

۷۷) کنت کنزا مخفیا فاجبت ان اعرف فخلقت الانسان

(میں ایک مخفی خزانہ تھا۔ میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں تو میں نے انسان کو پیدا کیا۔

۷۸) من کان فی هذهٖ اعمیٰ فهو فی الاخرة اعمیٰ
(جو اس دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا)

۷۹) وعندہٗ مفاتیح الغیب لا یعلمها الا هو
(غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں اور اس کے سوا انہیں
کوئی نہیں جانتا۔

۸۰) یکذبون المنجمون ورب الکعبہ۔
(رب کعبہ کی قسم منجم جھوٹے ہیں۔

۸۱) المرء عند المعاملہ
(آدمی اپنے معاملہ داری سے پہچانا جاتا ہے)

۸۲) المکتوب نصف الملاقات
(خط آدھی ملاقات ہے)

۸۳) من طلب شیاً جداً نوجه
(جو کسی چیز کی طلب رکھتا ہے اور اس کے لئے
کوشش کرتا ہے تو اسے پا جاتا ہے)

(بقیہ صفحہ ۶۱)

۱۹) فارسی میں یک کوں کنے پوچھیا کہ عشق کیا ہے کچھ مار دم
ان نے کہیا سوختم سوختم سوختم

۲۰) زدیم بر سر رنداں سرا نچہ بادا باد

۲۱) بعد از عمرے و آں ہم یک نفس

احادیث

۱) الانسان حریص علی ما منع
(انسان کو جس چیز سے روکا جائے وہ اس کے کرنے کا زیادہ خواہشمند ہو جاتا ہے۔

۲) عزت دنیا بالمال، وعزت الاخرۃ بالاعمال
(دنیا کی عزت مال سے ہے اور آخرت میں عزت اعمال سے)

۳) المجاز قنطرۃ الحقیقت
(مجاز حقیقت کا پل ہے)

۴) انسان مرات الانسان
(انسان، انسان کا آئینہ ہے

۵) رایت ربی فی صورت احسن امرد
(میں نے اپنے رب کو بہترین صورت میں دیکھا)

۶) الفقر لا یحتاج الی اللہ والی نفسہ
(فقیر محتاج نہیں کرتا اللہ کی جانب اور اپنے نفس کی جانب)

۷) الصبی صبی ولو کان ابن النبی
(بچہ بچہ ہی ہوتا ہے۔ اگرچہ پیغمبر زادہ ہو)

۸) من مات العزت فقد مات شھید قد قتل عند عزۃ فھو شھید
(جو عزت کے لئے مر گیا وہ شہید ہوا اور جو مارا گیا اس راہ میں وہ بھی شہید ہوا۔

۹) قتل الموذی قبل الایذا۔
(موذی کو ایذا دینے سے پہلے قتل کرنا چاہیے۔

۱۰) الصبر مفتاح الفرج
(صبر خوشی کی کنجی ہے)

١١) النوم اخ الموت

(نیند موت کی بہن ہے)

١٢) الفقر فخری والفقر مني

(فقیر میرے لئے باعثِ فخر ہے اور فقیر مجھ سے ہے)

١٣) رزقی تحت ظل رمحی

(میرا رزق میرے نیزے کے سائے میں ہے)

١٤) السخی حبیب اللہ ولو کان فاسقا والبخیل عدو اللہ ولو کان زاهدا

(سخی اللہ کا دوست ہے اگرچہ کہ فاسق ہو اور بخیل اللہ کا دشمن ہے اگرچہ کہ زاہد ہو)

١٥) الدنیا کذب لا یحصل الا بالزور

(دنیا جھوٹ ہے اور صرف جھوٹ سے ہی حاصل ہوتی ہے)

١٦) الحیاء من الایمان۔

(حیا ایمان کی شاخ ہے)

١٧) الحق مرٌ

(سچی بات کڑوی ہوتی ہے)

١٨) رأیت ربی فی صورت احسن امرد

(حدیث فی صورت عائشہ)

١٩) العلم نقطۃ وکثرها جهال

(علم ایک نقطہ ہے اور اس کی کثرت جہالت ہے)

٢٠) موتوا قبل ان تموتو

(مرنے سے پہلے اپنے آپ کو موت کے لئے تیار رکھو)

٢١) السلامت فی الوحدۃ والآفات بین الاثنین

(سلامتی تنہائی میں ہے اور آفتیں دو آدمیوں کے درمیان)

٢٢) الصدق ینجی والکذب یہلک (سچائی نجات دینے والی ہے اور جھوٹ ہلاک کرنے والا)

٢٣) الکذاب لا امتی :۔ (جھوٹا میرا امتی نہیں)

زبان فارسی کا استعمال

(سب رس میں)

۱) جواب ابلہاں خاموشی
۲) ملّا روم کہتے ہیں " ہیچ جہال ابو جہلم محمد بہر دانایاں
۳) آنکس کہ نہ مایود بشما ما و شما شد
۴) سعدی نے بولیا ہے عشق میں ایسی چال
نہ صبر در دل عاشق آب در غربال
۵) صحبت کہ بعزت نبود، دوری بہ
۶) غزل گفتش از فراق دل
۷) فرمودگی، آفرنیدہ"
۸) طالب را مطلوب
۹) نام مرد بہ از مرد
۱۰) اول عزت دویم نعمت
۱۱) شب حاملہ است مردا چہ زاید
۱۲) ایں محنت باں راحت نمی ارزد
۱۳) سعدی کہتا ہے۔
دور اندیش جہاں گرد ÷ صاحب تجربہ صاحب درد
۱۴) تا توانی طالب نعل بیمعاش ÷ بہر حالے کہ بلبشی با خدا باش
۱۵) در دیدہ دوست ÷ با دیدہ خود اوست
۱۶) جو سعدی کہتا ہے کہ نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال
۱۷) ع ۔ کس نگوید کہ دیغ من ترش است۔
۱۸) تونگری بدل است نہ بہ مال، بزرگی بہ عقل است نہ بہ سال

(باقی صفحہ ۵۸)

کام کی باتیں

(" سب رس میں ")

۱) اس کتاب کا ناوں، سب رس، سب کو پڑھنے آوے ہوس

۲) اگر کسی میں سخن شناسی ہور اسرار دانی ہے، تو یو کتاب گنج العرش بحر المعانی ہے۔

۳) انساں یعنے گیان، جس میں کچھ گیان نیں وہ حیوان

۴) اِنا توی باٹ پاڑیا، کاڑیا سو گنج کاڑیا۔ کچھ نیں تھا سو لیایا، باٹ دکھلایا

۵) اپے بھلے تو عالم بھلا

۶) انجنتا بچارا بھلا، جانتے پر پڑے بلا

۷) اگر دل تی تمام طلب جاوے، تو جاں نظر سٹے واں خدا چ دس آوے

۸) اپنا ہیڑا آپی کھانا اپنا لہو آپی پینا، تو دنیا میں بھلے آدمی ہو کر جینا

۹) اپنی عزت کی نیں شرم، سوں دسریاں کا کیا رکھیں گے نیم دھرم

۱۰) اکیلے اچھے تو گیان کوں بل ہے، جہاں دو نین ملے وہاں بڑا کچاٹ وہاں بہوت خلل ہے۔

۱۱) اگر خدا کوں پچھا ننے لگتا ہے تو انساں کو پچھان۔

۱۲) اگر پھتر سو برس پانی میں اچھے گا پھوڑے تو پھتر سو کھا، کوڑ آدمی اوپر چکنا دستا درونے میں سب روکھا۔

۱۳) ایک جھاڑ ایک ڈالی، سبھی آکر دوئی ڈالی

۱۴) اصل نے کچھ خطا نیں، کم ذات نے وفا نیں

۱۵) اناں سب خوب دستے وے سن لیے جیوا
گھر کوں دیوا تو مسجد کو دیوا

۱۶) الماس تے ہونا سخت، جو اپنی مراد کا ہووے دفت

۱۷) اول نے نہیں رکھیا اپنا قاعدہ ۔ اپتاں پچتاوے تو کیا فائدہ
۱۸) ایک جاگا نظر ہزار جاگا دل ، کون عورت ایسے مرد سوں رہے گی بل
۱۹) اپس کوں کھونا تو عشق میں کچھ ہونا ۔
۲۰) اگر مرد آگ میں پڑو کہے تو آگ میں بھی پڑنا بھلے
وے سو کن کی جھل سوسیا نہ جائے
۲۱) آستین میں کی آگ گھر میں کا دشمن ، آدمی کوں آدمی بتیاتا کیا
جانے کوئی کس کے لکھن ۔
۲۲) آفتاب سب پر پڑتو ستا ، وے جس میں جوہر ہے وہ چہ جوہر ہوتا
جیوں کے بندے پڑتے ہیں وے جس میں کچھ جوت ہے دو چہ گوہر ہوتا
۲۳) اگر کوئی بڑے کی ادب رکھیا تو نخصا نہیں ہوتا ، نیں رکھیا تو کوئی کسی
کے کام میں منا نہیں ہوتا ۔
۲۴) اپنا جیو خوش تو زمین آسمان خوش ، اپنا جیو خوش تو سب جہاں خوش
۲۵) بقول اہل ہند چکنے گھڑے پر پانی ڈھلتا
۲۶) بڑائی مفت نیں آئی ، جتنی ہمت اتنی بڑائی
۲۷) بہوت کا نا کرنا ہوس ، عزت سوں جتنا ملیا اتنا چ بس
۲۸) برا ہے عورت ہور بیٹے کا درد ، جکوئی باں اپس کوں سنبھالیا سوں بڑا مرد
۲۹) بڑی عقل میں ناہنی ملے تو یوں ہے خاکجی
جوں شراب میں تاڑی جوں دودھ میں کانجی
۳۰) بڑا مکہ بڑا مدینہ سو ماں باپ ، جیا تو انوکاں موں نہ کیے تو جبڑت سب پاپ
۳۱) بھلا آدمی کچھ کرتا تو یو کچھ کوں کچھ پاتے
کونیاں کوں سلک جیسے توموں چاٹتے آتے
۳۲) مرہٹی مثلا :- بہوت جیلا جیل جبیلا ۔ بیل کی لاہکی زھوں باکیلا
۳۳) پہلے لوگاں کی یوچہ ہے گنت ۔ فارسی میں کتے ، اول عزت دویم نعمت
۳۴) بڑباں کی بڑی عقل ، ٹھنیاں کی عقل میں ہزار عقل
۳۵) باتاں بہت سڑیاں بہت محتشم ، باندھے سوٹھی کا بڑا بھرم

۳۶) بُرے سوں بھلائی کرنا، دشمن سوں سگائی کرنا، نادانگی سراسر ہے۔

۳۷) بڑائی بنل ہیں خوبائی بات ہیں، کیا بھلی بار اچھے گی ایسے کی بات ہیں

۳۸) بڑے ڈونگر پر ننھا ڈونگر پڑے پھتر نے پھتر جدا ہوے ننھا ڈونگر
بالو ہو کر سب جھڑے

۳۹) بڑیاں کی ادب رکھنا اپنی بڑائی ہے، یو بڑیاں تے آتی ہے۔ یو بڑائی
ننھاں کو بڑیاں کوں سب کوں بھائی ہے۔

۴۰) پانچ ہور سات دو تو ہر سہ ہیں، اوے دانش منداں یاں فرق کرے ہیں

۴۱) تنہائی دانا کا خلاصا ہے، تنہائی دانا کا خاصا ہے

۴۲) تونگری دل سوں ہے نہ مال سوں، بزرگی عقل سوں ہے نہ سال سوں

۴۳) تعجیل شیطان کا اولاسا، صبوری رحمٰن کا خاصا

۴۴) توں ہیں جدائی ہے، ہمنا تمنا میں کیا جدائی ہے

۴۵) جانتے کا کر ان جانتے کا بھائی

۴۶) جیسے بخت ایسے تخت

۴۷) دکھن کا ہے یو مثلا: ۔ جو کوئی آوارہ، وہ بھائی ہمارا، جکوئی کرے ہٹ،
مار نکالیں نٹ۔ الٹی چلتی دنیا داری بھلے لوکاں کی ہوئی خواری۔

۴۸) جنتیا جیسے بھی آخر مرنا ہے، اپنے خاطر کیا کرنا ہے

۴۹) جو دکھنی مثل ہے۔ مرنا مرنا چوکے نا، ایسا مرنا جو کوئی تھوکے نا

۵۰) جہاں تے ہمت ہاری، اچھیں وہاں تمام خواری

۵۱) جتنا سکنا اپنا مقصود اپنے دل میں رکھنا۔ دل کا یار سو پا کے پروردگار

۵۲) جس کے سر پر طمع کا بھار، اس کا سر دایم تلار

۵۳) جھوٹا شیطان کا سالا، جھوٹے کا ذہن دنیا میں موں کالا

۵۴) جکوئی خوب ہے اسے اپنی خوبی چھپانے نیں بھاتا، خوبی چھپانے خوباں
کو ہرگز نیں آتا۔

۵۵) جاں دو جیو ہوتے ہیں راضی، واں دل کی کھلتی ہے بازی

۵۶) جو کوئی اپنا عشق ایسی سوں دھرتا، وہ دوسرے کی نماز کیوں کرتا۔

۵۷) جس نفر نے کچھ خوبی ہو آئی، ظاہر نفر، باطن دو بھائی
۵۸) جو کرنا ہے سو کر آج، کچھ بھلا برا ہوا تو پچھیں کا کیا علاج
۵۹) جس پر مشکل ہے اسے کیا ہونا آسانی، بقول اہل ہند پیاسا کیا منگتا پانی
۶۰) جھاڑ کوں پھل ہونا پھول کوں باس، جس جھاڑ کوں پھول نہ پھل اس جھاڑ کی کسے کیا آس۔
۶۱) جو کچھ ہوتا خدا کا بھاتا، برا وقت کیا پوچھ کر آتا۔
۶۲) جن نے جو کچھ پایا، سو ہمت ہور نہ بیر سوں پایا، دولت کوئی ماں کے پیٹ میں تے نہیں لیایا۔
۶۳) جن نے خوب فکر کیا اس کا کام ہوا خوب۔ کہاوت ہے طالب را مطلوب
۶۴) جو سر یا پانی ہور روانہ، تو وو بچہ ہوا بندی خانہ
۶۵) جہاں ایسی من موہن ہوئی یار، وہاں خضر ہونا کشتی بار
۶۶) جن نے نہیں سنیا بڑیاں کی بات، اس کوں کیوں ہونا نجات
۶۷) جاں گمان وہاں کہاں ایمان
۶۸) خدا گھٹ کیا ہے کاہے کوں گھٹنا جیو گیا تو بی ہمت نہ ہٹنا
۶۹) خدا شہ رگ تے نزدیک تر ہے، ولے کیا فائدہ کہ آدمی بے خبر ہے۔
۷۰) خالی ہات آنا خالی ہات جانا، وہاں خدا ہور رسول کوں کیا موں دکھلانا
۷۱) خوشی اجالا غم اندھارا۔ کیا کرے یہاں آدمی بچارا
۷۲) خلق کے موں میں آکر بڑی بات، آسمان ٹوٹیا تو کون دیتا بات
۷۳) خدا نے کیا ہے مرد کوں نیچے خدا، اس کی بات تے کیوں ہونا جدا
۷۴) خلق نے خدا نیں ہے جدا کیچہ ہیں کہ خدا با خلق خلق با خدا
۷۵) دل میں کوڑ کپٹ موں پر دو نو بھلے
۷۶) دانایاں میں یوں چلی ہے بات، العقل نصف الکرامات
۷۷) دنیا جیوں دوپہر کی چھانوں، اس دنیا کوں سر ہے نہ پانوں
۷۸) دنیا میں ہمت کسی سوں نالانا، اس زمانے کے مرداں کوں کیا ہٹنا نا
۷۹) دشمنی دوستی ہو آئی، کھٹائی ہیں مٹھائی بھائی

۸۰) رن میں گھسنے پچھیں لہوا ہور تیشا کیا

۸۱) رام جو جان کرراون پر آئے ۔ گھر کے بھیدی نے لنکا جا ے

۸۲) رام جو جان کرراون پر آیا ۔ جا یا دے کر بھائی کوں بھا نچہ مارنے فرمایا ۔

۸۳) "رام" جیسا صاحب آئے تو ہونت جیسا نفر پیدا ہوئے ، دریا ہو کر بیٹھے ۔ کوئی تو وہاں آئے گوہر پیدا ہوے ۔

۸۴) سچے میں نیں ہے جھوٹی بازی ، سچے سوں خدا رسول راضی

۸۵) سینے میں شیطان ، کیوں آوے یاد رحمان

۸۶) سب تئے بے طمع ، اس کا خاطر ہمیشہ جمع

۸۷) سوکن اچھے جس گھار ، اس مرد نے بی دل بلے زار

۸۸) سوکن کوں دیکھنے کا کتے ناب ، جس گھر میں سوکن آئی وہ گھر خراب

۸۹) سینا کس دیکھے بغیر معلوم نیں ہوتا ، آدمی بس دیکھے بغیر معلوم نیں ہوتا ۔
(سونا)

۹۰) شربت میں نمک گلاتے تو کیا سواد دے گا ، گلاب میں چھاچھ بھرے تو کیا باس دیوے گا ۔

۹۱) شیشہ پھوٹے پچھیں جڑتا نیں ، پر کٹ ہوے پچھیں جناور اڑتا نیں

۹۲) عقل میں کا کلوت ۔ ، جیوں ریشم میں سوت

۹۳) علت جاتی ولے عادت نیں جاتی

۹۴) عقل ہمت نے پکڑتی بلندی ، ہمت کے سر ہے تمام ارجمندی

۹۵) عزت مسلماناں کا مایا ، جنے عزت کوں بھیجیا انے خدا کوں پایا

۹۶) عشق دیدار نے پکڑتا زور ، عشق کوں دیدار تے لذت ہے کچھ ہور

۹۷) عاشق معشوق دو نام ، دے دونوں کا ایک کام

۹۸) عاشق کنے جو معشوق کے موں کی بات آتی ہے ، وہ ایک بات لاکھاں پاتی ہے

۹۹) عشق سوں قوت کرتی عقل ہوی دیوانی ، ہنیاں انباریاں سوں ڈبے بکری کتے مجھے کتنا پانی

۱۰۰) عورتاں کوں کتے کم عقل کم ذات ، عیاری مرداں کی بات

۱۰۱) عورت جیسی قبول صورت اچھے بی اپنی قبول صورتی پر اپنے ناز پر نہ جانا ۔
مرد نیہے خدا اس کی خدمت سوں جیو لانا ۔
عورت کی صفت کیا ہے ، ناز غمزہ ، شیوہ چالاہ ناری نرمی ، دل بات پکڑنا
ہنس بات بولنا ملنا ھلنا لینا ہور محبت کی گرمی ۔

۱۰۲) عورت عجب ہے شکر ، ولے اس شکر میں تمام بھرے ہیں مکر

۱۰۳) کانٹیاں کوں الگ جانا نو باغ میں پھول پانا

۱۰۴) کہاں گنگا تیلی کہاں راجا بھوج

۱۰۵) کیا کام آوے رس نہیں سو گانڈا ، جس میں ہمت نہیں سو خالی بھانڈا

۱۰۶) کتے ہیں کہ بات میں بات آتی ہے ، نو بات کہی جاتی ہے

۱۰۷) کہاں آگ کا شعلہ کہاں برق ، میرے کام کوں ہور دسریاں کے کام
کوں زمین آسمان کا فرق ۔

۱۰۸) کہیے ہیں کہ اول خویش بعدہ درویش

۱۰۹) کام گیا ہات تے ، پچھیں کیا فائدہ اس بات تے

۱۱۰) کھانے میں تے اوڑیا لوں ، اتاں تمیں کون ہمیں کون

۱۱۱) گنج کیا بے رنج ملتا ہے ، رنج دیکھتے ہیں تو گنج ملتا ہے

۱۱۲) لاج سٹ کر منگتا منگنہارا ، دینہارا نیں دیا تو شرمندہ ہوتا بچارا

۱۱۳) لذت سب محبت اور پیار میں ہے ، جیسے سواد کتے دیدار میں ہے

۱۱۴) لڑ کر کیا پایا ۔ اپنا بھرم گنوایا

۱۱۵) لڑائی کوں نکو کر بہت اضطراب ، بہوتاں کا ہوے گا گھر خراب

۱۱۶) موں پو مسجد دل میں بت خانہ

۱۱۷) مصلحت سوں چلتا دنیا کا کارخانہ ، کیں سچا بول کیں جھوٹا بہانہ

۱۱۸) معشوق ہے اپنی دوری عاشق میں کال کی صبوری

۱۱۹) مست ہتی پادشاہ ہور باگ ، یو تینو بھی ایک جنس کی آگ

۱۲۰) مرد اپنے ناٹوں پر بہوت گرم اچھنا نہ سرد ، فارسی میں بھی کتے ہیں کہ
مرد بہ ازمرد

۱۲۱) مشہور ہے کہ جدھر ہنڈی ڈوبی، اودھر سب کوئی

۱۲۲) مثلا ہے دکن میں ۔ اگر کوئی سمجھے من میں

لوٹ میں لوٹ کا کلوٹ ، لت میں لت غفلت

جیونا تو نگیچ ہے جو نگ ہے نیم دھرم ست

۱۲۳) معشوق کے زخم ، عاشق کوں ہے انہ مرہم

۱۲۴) مرد کو للوم کا دل عورتاں کوں فولاد کا دل، موم فولاد سوں کیا کرنا بہت مشکل

۱۲۵) موں میں تے بول نکلیا، پچھیں سو کیا پھر کر آتا ہے،

تیر کماں تے چھوٹیا سو کیا سنبھالیا جاتا ہے

۱۲۶) مرد اپنا ہوا تو اپنا چے سب گھر

دل بھلا لینا ہی بہت بڑا ہے ہنر

۱۲۷) ملک (بہلا) ہوا پراگندہ ، صاحب ہو کر بیٹھا ہر یک بندہ

۱۲۸) نہنے عقل کے آدمی سوں بڑے عقل کے آدمی نے بہوت بات کیا تو

بہوت زیاں ہے

۱۲۹) نعوذ باللہ اگر یو نقصانی خطایے بھار نکلے، نظر ہی پر پاور دے گا پچکلے

۱۳۰) وہی عورت بھلی، جو کوئی مرد کے کہے میں چلی

۱۳۱) وقت پر دشمن چپ رہتا ، دوست جو کچھ جانتا سو کہتا

۱۳۲) ہمت تے نسبت ہوتا ہے ، دنیا میں ہمت بڑی نسبت

۱۳۳) ہمت جنے گنوایا ، نے دنیا میں کیا پایا

۱۳۴) ہر ایک کام کوں چار جنیا سوں مشورت کرنا ، مشورت میں بہت

فایدہ ہے عاقل نے مشورت نا بسرنا ۔

۱۳۵) یو بھی بات سنی اچھے گی شاید، شب حاملہ است فردا چہ زاید

۱۳۶) یو وو قصہ کہ چار بلالی جو وہ اٹے سنو گھر کی زینت ، بھار کے آکر

کھا گئے گھر کے گائیں گیت ۔

۱۳۷) یہاں کیا کرے کوئی بات ، حکمِ حاکم مرگِ مفاجات

۱۳۸) یو اپنی حد چھوڑ پر حد چکلیا نالایق ہو کر نکلیا ۔

خطوط ملا وجہی

(۱)

غیر بنام حُسن

اگر توں مجہ پر غصہ کری ہے تو میرا گناہ ہے۔ غصہ کا ٹھار ہے دلے دل بے گنا ہے پاک ہے دل تے توں کیوں یوں بیزار ہے۔ فرد

غیر نے غیر کوں مہسر آئی ؎ دل کوں دیکھ ترس دل اوپر لیائی

بن تیری صورت ہو کر کھڑی۔ تو دل کوں بھرکی پڑی تو دل اس بے ہوشی میں سوا راضی۔ دل کیا جانتا میری دغا بازی۔ دل بے ہوش تھا۔ اپس تے اپے فراموش تھا

مست پر گناہ لازم کرنا درست نیں ہے

مست پر اپنا کپٹ دھرنا درست نیں ہے

جاں دل صاف ہے، واں مست ہور سونے کا گناہ معاف ہے۔ دل عاشق صادق ہے یوں بدنام ہرگز نا ہونا، وو اگر ہوشیار اچھتا تو یو کام ہرگز نا ہوتا اپے اپس کے پردے کوں کھولی۔ اپے اپنا گناہ سب آپ بولی۔ مست جانو سوتا مست کیا جانے کیا ہوتا۔ دل کی غرض تجہ سو ہچ ہے، دل کے دل میں تو ہچ ہے انے پکڑیا تھا خاموشی لیا تھا داروے بے ہوشی۔ دل تھا بیچارہ بے خبر، یو سب تھا میرا مکر۔ میں تیری بی گناہ گار ہوں، دل کی بی گناہ گار ہوں۔ بڑا گناہ کری ہوں تم دونوں کی شرم سار ہوں۔ میں پاپ بہوت کی۔ دونو کوں بی دغا دی دونو کی محبت میں خلل بھائی۔ ایکس تے ایکس کوں بچھڑائی۔ اتال تیرا کرم کر تیرا دل صاف رکھ، میں گناہ کری ہوں مجھے بخش معاف رکھ۔ فرد

گناہ کوں بخشا میں کچھ منا ہے ؎ گناہ بخشو کہے تو بخشتا ہے

توں اچنز توں چو لسار تجے سب خام ہے گناہ گار کوں گناہ بخشنا بہت بڑا کام ہے

تین گناہ خدا بی بخشتا ہے توں تو آدم ہے، میرا گناہ میں تو سب تیرے عفو کئی اتال تیرا کرم ہے

مخطوطہ ملا وجہی
(۲)

حُسن بنامِ دِل

خدا کی خدائی کی سوں تیری جدائی کی سوں تیرے اشتیاق کی سوں، تیرے فراق کی سوں، تیری مروت کی سوں، تیری محبت کی سوں تیرے جلنے کی سوں، تیرے تلملنے کی سوں، تیرے وصال کی امیدواری کی سوں تیری یاری کی سوں، تیرے آفتاب جیسے موں کی سوں، تیرے کرناں جیسے دوناں کی سوں۔ تیرے بادل جیسے بالاں کی سوں، تیرے چاند جیسے گالاں کی سوں تیرے تارے ویسے نیناں کی سوں، تیری شکر جیسی بتیاں کی سوں۔ تیرے ادھر کی سوں، تیری کمر کی سوں، تیرے دھن کی سوں، تیرے بدن کی سوں، تیرے ناتوں کی سوں، تیری چھاتوں کی سوں کہ توں تحقیق جان لے یار میرا گنا کچھ نیں، اس ٹھار کی یو بلا غیر نے بسائی ہوا گر، غیر نے سلگائی میں عاشق تھی کیا کروں۔ کہیا گیا منجہ نے نیں رہیا گیا منجے بی جیل آئی یو بلا محبت میں ایس پر لپے بیائی۔ توں بی عاشق ہے جانتا ہے عشق کی او کل جہاں محبت ہے واں کیا بلا کرتی ہے یو جیل۔ جھلکا وے جیل کا جھمکاو، ایس کوں مار لیتے نیں آتی ہار اتنا اُدو رہے کہ ایس ہارنے کیتی بار۔ عشق کی بیری اوکل جتنی محبت اتنی جیل۔ جس محبت کو جیل نیں اس محبت کو بل نیں۔ جیل تے معشوق بہت آتی یاد۔ جیل سوں باندے ہیں عشق کی بنیاد۔ محبت جھاڑ جیل پھول، پھول بغیر جھاڑ کیا دسے گا مقبول۔ جاں محبت ہے واں جیل آتی جاں محبت نیں وہاں جیل کا ہے کوں جاتی۔ فرد

یاد آتیاں ملے سو وو راتاں
دل کوں سمجائے کیاں کرتی باتاں

(۳)

دِل بنامِ حُسن

تیری خوبی کی سوں تیری محبوبی کی سوں، تیری مطلوبی کی سوں
تیرے مکھ مقبول کی سوں تیرے سیس پھول کی سوں، تیری نت کی سوں
تیرے ست کی سوں، تیری متوالی آنکھ کی سوں، قبول صورت ناک کی سوں،
تیرے اس نازک نرم لعل ہونٹاں کی سوں، تیرے ہاتاں کی مہندی لگائی سوں
اس رنگیلے بوٹاں کی سوں، تیرے بناتاں ویسے دانتاں کی سوں، تیرے ایلوچ
ویسی باتاں کی سوں، تیرے پھولاں ویسے ہاتاں کی سوں، تیری زلفاں کے تاراں
کی سوں، تیرے گلے کے دھاراں کی سوں، تیرے چاند ویسے جوبن کی سوں،
تیرے چندنی سار کے جھلکتے تن کی سوں، تیری شیر زرے ویسے کمر کی سوں،
تیری از وصعاد لیبی زر کمر کی سوں، تیری راناں کی سوں، تیری ساق کی سوں،
تیرے شوق ہور اشتیاق کا سوں۔ تیرے ۔ نوں کی سوں، توں جیتی ہے
سو اس تیرے پاؤں تلے کے ٹھانوں کی سوں، فرد

عشق اب مرتبے اوپر آیا
کس لطافت سوں دل نے سوں کھایا

تیرے کنٹھ کی سوں، تیرے کنٹھ مال کی سوں، تیری ٹھڈی کی سوں،
گال کی سوں، تیری نازاں بھری چال کی سوں، تیرے گھنگرو لے بالاں کی سوں
تیری قبول صورتی کا سوں، تیری موں صورتی کی سوں، تیری وفا کی سوں،
تیری جفا کی سوں، کہ جو بیچ پڑیا، تو سو حصہ اگلا مجھے محبت کا چڑیا۔ کہ
یہاں نہ گناہ تیرا ہے، نہ کچھ تقصیر تیرا ہے۔ بیت

دو جیاں ہیں جو کوئی جدائی بھائے
(۳۱) اوپہ یکا یک انگ کیوں نہ آئے...

اتناکری سو بوغیر، اناں جان دی یو بیر، جو ں ہمیں اپنی محبت بیں اڑیں تھی تیوں وداڑو، ہماری جدائی کا یو کلکلاٹ اس پر پڑو ۔ اتاں خدا جانتا ہے کہ تیرا دل تیرے سنے بات بہت ہے ۔ میرے دل میں تیرے باب نہیں کچھ خلاف ۔ اگر سچ پوچھے گی تو تے من موھن پیری، اتنا سب تو نچہ کری ۔ اگر توں خیال صورنظر وفا ہو رتسیم کوں کہ کر سینچے داروئے بے ھوشی نا پلاتی، تو نچ پر ھور تج پر اپنی بلا کی آتی، توں کرے گئی چھند غیرے دھاں اپس کوں کری بند ۔ اسیچہ تے کتے ہیں کہ عورت ناقص عقل ہے یو قدیم نقل ہے ۔ جتیا عقل مند ہوئی تو بی عورت کی ذات کا کیا اعتبار ہے عورت کی بات ۔ عورت اپنے گھر دار کوں خوب ہے عورت ساگ سبزی بسوار کوں خوب ہے ۔ گھر کا دھندا اس کا کام ہے بعض دھندے کا اسے کیا فام ہے ۔ چار باتاں کرنے کرتے دوراندیشی ہوتی ہے ۔ ادھر ادھر کہانی حکایتاں کرتے تے دوراندیشی ہوتی ہے ۔ بیشش بہتی عورتاں یوں کتیاں کہ جینا بہت مشکل کہ جوں جینے، جنوں کوں، عاقل کتے، ویسے عاقلاں اس دریا میں غوطے کھائے ہیں، کوئی موتی پائے ہیں، کوئی خالی ہات آئے ہیں ۔ عورت کی ذات ہزار اپس کوں پنوائے تو کیا ہوا ۔ بھوسے چوسکے یک آدھی بات آئی تو کیا ہوا ۔ گھر کی رہن باری، گھر کا خبر ہے معلوم، بچارے کے کاماں کیا جانتی بچاری ۔ محبوب کی بات، پھول کا بات، کھلاتے بارہیں، باس نکل جانے بارہیں، باؤ بارا اس باؤ بارے پر کیوں کرنا پتیارا، دانشمند جو کچھ اپے جانتا سو جانتا ۔ یو بی محبوب ہے، محبوب کی بی ایک بات سننا تو گذرا نتا، عورت خوب عورتاں میں جس کی رقوم، وہ تو النادر کالمعدوم، جس کوں خدا دیا مان، جب کوں خدا کا دھیان، جس کو خدا کی پچھان ۔ جس کا روشن ایمان، جس کا بڑا گیان ۔ چنز گھڑ سبحان بارے دل کیا، تھا عجب کھڑیا، چپر پر مور پڑیا، توں اگر اس وصال کے وچھے پر آکے سوتی، تو اس غیر کوں فرصت کاں نے ہوتی ہوشیاری سوں بلاتی، تو اس اس غیر کے ہات سنے کی دغا کھاتی ۔ فرد

کسے کیا بولنا کسے کیا فام :: اپنی بدسوں کئے سوتوں یو کام

قطب مشتری

قطب مشتری وجہی کی اولین منظوم تصنیف ہے۔ محمد قلی قطب شاہ کی موت سے دو سال قبل یعنی ۱۰۱۸ھ مطابق ۱۶۰۹ء میں یہ پایۂ تکمیل کو پہنچی، جیسا کہ قطب مشتری میں وجہی سنہ تصنیف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

تمام اس کیا روز بارا منے
سنہ ایک ہزار ہور اٹھارا منے

اس مثنوی میں سلطان محمد قلی قطب شاہ بادشاہ گولکنڈہ کے عشق کا حال ہے۔ قصہ وہی قدیم طرز کا ہے۔ یعنے محمد قلی قطب شاہ کے باپ سلطان ابراہیم شاہ کے کوئی بیٹا نہ ہوتا تھا۔ آخر بیٹا ہوا، بڑی خوشیاں منائی گئیں داد و دہش کی گئی۔ بڑے ہوے۔ زمانے کے رواج کے موافق تعلیم دی گئی۔ ایک روز خواب میں ایک نازنین کو دیکھا۔ اس پر عاشق ہو گئے اب جو آنکھ کھلی تو نظروں میں وہی سماں تھا۔ روز بروز حالت خراب ہونے لگی بہت کچھ سمجھایا، کچھ اثر نہ ہوا۔ آخر اپنے ایک مشیر عطارد مصور کو ساتھ لے کر پورے ساز و سامان کے ساتھ اس نازنین کی تلاش میں نکلے۔ راستے میں بڑی بڑی مصیبتوں اور آفتوں کا سامنا ہوا۔ غرض اس ہفتخواں کو طے کر کے بنگالہ پہنچے ہیں جہاں کی وہ رہنے والی تھی۔ دونوں میں محبت ہو جاتی ہے اور شاہزادے صاحب اُسے لے کر گولکنڈہ آتے ہیں جہاں بڑے دھوم دھام سے شادی ہوتی ہے

وجہی کے علم و فضل اور ذوق شعر و ادب پر اس کی مثنوی اور اس کے نثری کارنامے سے بھرپور روشنی پڑتی ہے۔ وہ عربی سے واقف تھا فارسی میں دستگاہ رکھتا تھا اور شاعری میں تو اس کا وہی انداز تھا جو خدائے سخن میر تقی میر کے اس شعر سے ظاہر ہوتا ہے ؎

سارے عالم پر ہوں میں چھایا ہوا
مستند ہے میرا فرمایا ہوا

وجہی نے قطب مشتری میں شرح شعر کے عنوان سے شاعری کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ شاید قدیم ادب میں ایک انوکھی چیز ہے اس پایہ کی کوئی چیز مولانا الطاف حسین حالی کے مقدمے سے پہلے مشکل سے دستیاب ہوگی۔ اس کی شرح شعر میں تنقید شعر کے بعض ایسے پہلو نکلتے ہیں جو ہر زمانے کے لئے نصب العین کا کام دے سکتے ہیں۔ شلاً یہ کہتا ہے

جو بے ربط بولے توں بتیاں بچیس
بھلا ہے جو یک بیت بولے سلیس

پھر وہ کہتا ہے

سلامت نہیں جس کی ہر بات میں
پڑیا جائے کیوں جڑ کے ہر بات میں

ڈاکٹر گوپی چند نارنگ "اردو مثنویاں" میں قطب مشتری کے بارے میں رقمطراز ہیں۔

مثنوی قطب مشتری دکھنی اردو کی چند مشہور مثنویوں میں شمار کی جاتی ہے۔ وجہی کا انداز بیان فطری ہے اشعار رواں دواں شیریں اور پُر تاثیر ہیں۔ زبان آج سے ساڑھے تین سو برس پہلے کی ہے اس لئے غیر مانوس معلوم ہوتی ہے ورنہ اپنے زمانے کے معیار کی رو سے وجہی کا کلام صاف اور سلیس ہے اور اس میں تصنع نام کو بھی نہیں۔

تاریخی حیثیت :- اس مثنوی کو پڑھ کر خیال گزرتا ہے کہ اس میں عشق و محبت کے جو واقعات افسانوی رنگ میں پیش کئے گئے ہیں وہ محمد قلی کی عاشق مزاجی کے عین مطابق ہیں اور ان کا در پردہ تعلق محمد قلی اور بھاگ متی کے تاریخی عشق سے ہے۔ اس ضمن میں مولوی عبدالحق کہتے ہیں کہ ممکن ہے ایسا ہو لیکن کتاب سے اس کا کوئی قرینہ نہیں پایا جاتا۔ وجہی کا مقصد اس مثنوی کے لکھنے سے بادشاہ کے حسن و جمال، شجاعت اور لیاقت کی تعریف کرنا ہے اور بس"

بھاگ متی کا ذکر ابوالفضل نے "اکبر نامہ" میں اور فیضی نے "لطیفۂ فیاضی" میں خود محمد قلی کی زندگی میں کیا۔ فیضی اکبر اعظم کا خاص مشیر کار تھا اور شہنشاہ کو دکھن کے حالات سے رازدارانہ طور پر عرضداشتیں لکھا کرتا تھا۔ ان کا مجموعہ "لطیفۂ فیاضی" کے نام سے اسی زمانے میں مرتب ہوا تھا اس کا جو نسخہ حیدرآباد کے سنٹرل ریکارڈ آفس میں ہے۔ اس کے صفحہ ۱۶ پر یہ عبارت ملتی ہے۔

محمد قطب الملک مذہب تشیع دارد و معمورہ ساختہ و عمارات پرداختہ بھاگ نگر بنام بھاگ متی کہ فاحشہ کہنہ و قدیم اوست سلہ

فیضی کے دس بارہ برس بعد فرشتہ نے اپنی تاریخ میں بھاگ متی کا ذکر ان الفاظ میں کیا۔

"آں قطب فلک اجلال در اوائل بادشاہی بر فاحشہ بھاگ متی عاشق شدہ، ہزار سوار ملازم او گردانیدہ، تا بطریق امرائے کبار بہ دربار آمد و شدمی نمودہ باشد

(تاریخ فرشتہ ج دوم ص ۱۷۳)

محمد قلی کے کلام میں بھاگ متی سے اس کے گہرے تعلق خاطر کے اشارے مل جاتے ہیں، جلوہ، بارہ پیاریوں اور بعض دوسری نظموں میں بھاگ متی کا صریحاً ذکر کیا گیا ہے۔

(محمد قلی قطب شاہ، کلیات مرتبہ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور صفحہ ۹۰، ۱۹۱، ۱۶۴، ۲۱۰، ۲۵۷، ۲۹۸ اور ۳۱۲)

ان شواہد کی موجودگی میں ڈاکٹر زور کا مندرجۂ ذیل بیان مثنوی قطب مشتری اور بھاگ متی کے متعلق گتھی کو بخوبی سلجھا دیتا ہے۔

محمد قلی نے بھاگ متی کا خود ہی حیدر محل خطاب دیا تھا۔ یہ اشارہ تھا اس کی اس خواہش کی طرف کہ اس کی محبوبہ کو اس کے اصلی نام سے کوئی یاد نہ کرے اور صرف خطاب یاد رکھے۔ اس مصلحت سے تو اس نے اپنے شہر کا نام بھاگ نگر

سلہ ڈاکٹر زور، بھاگ متی اور بھاگ نگر، مشمولہ محمد قلی قطب شاہ [illegible] ۸

سے حیدر آباد بدل دیا گیا تھا۔

(محمد قلی کا جانشین) محمد قطب شاہ بہت بڑا زاہد اور متقی بادشاہ تھا جس نے مکہ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا اور جس کی تہجد کی نماز بھی کبھی قضا نہیں ہوئی تھی۔ اس بادشاہ نے اور اس کے استاد حضرت میر محمد مومنؒ نے مسلسل یہ کوشش کی کہ حیات بخشی بیگم ملکہ سلطنت کی والدہ بھاگ متی حیدر محل کے بارے میں لوگ تذکرہ نہ کیا کریں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہوگی کہ فیضی اور فرشتہ نے اسے فاحشہ لکھ دیا تھا۔

اس واقعہ کی پردہ پوشی کرنے کے لئے قطب شاہی عہد میں اتنے جتن کئے گئے کہ درباری شاعر ملّا وجہی سے ایک مثنوی بطور خاص بھاگ متی کی وفات ۱۰۲۲ھ کے بعد لکھوائی گئی جس میں اصل واقعہ کو کچھ اس طرح بدل دیا گیا کہ (لوگ) اس کے مطالعہ اور اس سے نتیجہ اخذ کرنے میں اب تک غلطاں و پیچاں ہیں۔ (تذ محمد قلی قطب شاہ صـ ۲۱۹)

غزل (قطب مشتری)

پیو اپنے کوں تک آج میں نس سپنے دیکھی سوے کر
جب پیو چلیا سٹ سیج تنج تب اٹھی روے کر
ہٹ برہا اپنا سار نے منج چلچل لاگیا مارنے
نہ جانوں سائیں کار نے بھی اجنوں کیا کیا ہوے کر
نہ پوچھوں بہن جو تسمی کب ملنا پیو سوں ہوے سی
غم برہا سب میں سوے سی نا جانے دکھ بو کرے کر
کیوں تا لوں برہا جھال سکی نیں سکتی ہوں سنبھال سکی
اب کیوں کر پاؤں لال سکی جو بیٹھی ہٹ تے کھوے کر
یکتا ئیں سہیل مرنا دل دو جے پر نا دھرنا
اُس پیو کوں اپنا کرنا اس پاپی جیو کوں کھوے کر

غـــزل

چلو نا جائیں اے سہیلیاں ہمارا لال جاں اچھتا
وسے کوی جانتا نیں ہے کہ بھوندو وو کہاں اچھتا
نشاں نیں بے نشاں ہے وہ نشاں اس کا نہ کی منجکوں
سکی اڑ جائیں بکھی ہو اگر اُس کہیں نشاں اچھتا
دو تن کے بول لے سب ساری اے باو نا چُپ رہ
اگر تجہ نام ہے تو کہہ مرا دو پیو کاں اچھتا
کیسے میں انت دیوں میں کھلے اب تخت کیوں میرا
نہ ہوتا حال یوں میرا اگر وہ مہرباں اچھتا
ہوئے لب خشک نیناں تر کیے جگ صبح کوں عاشق کر
کہ سنتی ہور بلا ہو چھر سکی یہ نبی نہاں اچھتا

غـــزل

جس یار کو میں منگتی ہوں وہ یار کہاں ہے
سر سوں سکی چل جاتی وے تیمار کہاں ہے
دل ہات میں تھے چھین لے کر نہاٹ گیا ہے
دو یار دغا باز جھوٹے مار کہاں ہے
مشتاق کے بازار میں بیچتی ہوں جیو
دلال کدھر ہو خریدار کہاں ہے
عاشق تو مج ایسے سکی لاکھاں ہیں ولیکن
معشوق سو اس دور میں اس سار کہاں ہے
زیبے مرے نا دیدے جو دیدار دیکھے تھے ۔ مج صبر دیو نہار وہ دیدار کہاں ہے

غـــزل

دیس دھن مکھ بیچ نیناں کہ موتی نخال ہیں ڈھلتے
لٹاں جھٹ تن اُپر یوں ہے بھونگ جیوں نیر پر جھلتے

بدل رنگ سیام کھن کنتل بنین ابلق نپٹ اچپل
کہ کالے ڈونگر کے تل بچے ہرناں کے او چھلتے

لبنی لڑاپ اپس کٹکی نپٹ سرزن ادک ہٹ کی
چھُرا لے ناگ نج لٹ کے سینارے دیک کر چلتے

دیکھت دھن نین چھل کھا کر مچھیاں دعوی کیاں آکر
تو سب جگ یوں پکڑ لیا کر کڑائی میچ لیا تلتے

نیں دوست چنچل کے اچھیں بیچہ مُکھ نرمل کے
کنول پر بُند جیوں جل کے سورہ رنا بانٹے ہلتے

دسن نے جگمگی جوتی امولک دھال گنج موتی
دریا دیک رشک نے روتی سنارے حسد نے جلتے

دُوُل دھن پہنے کاناں ہیں کہ سر یں پھول پاناں ہیں
سورج چاند آسماناں ہیں بچارے لاج نے گلتے

نلک پھندنا نہ ساجے کیوں کہ منک موتیاں کی لڑ ھے یوں
کبھی بحل کنتل پر جیوں سو موتی آج جھل جلتے

غزلیں

(غزلیات سلطان محمد قلی قطب شاہ)

مد عشق میں پیا سو چڑیا سے اثر منجے
شد عقل و فہم چھین کیا بے خبر منجے
دھن مکھ اگن میں پڑنے سمندر ہوا ہوں آج
طوطی نہیں ہوں میں کہ جو بھاوے [illegible]
(تجلی) پھسلا کے خوبی [illegible] ویچ لیجیا تا [illegible] کر
شاہ [illegible] سے بو عشق [illegible]
ہاتف خبر دے بیگ اگر دوست ہے مرا
کس رات آملے گی وہ چنچل سندر منجے
(نسخہ) بادل ہو باد شزاد پھروں دشت [illegible]
نا بھاوے سنگ چھ کسی کا نہ گھر منجے
(ن) ہاتف مجے خبر دے اگر دوست ہے مرا
کس رات آملے گی وہ چنچل سندر منجے
اب بھاوتا ہوا ہوں بسمیں بھاوتیاں کوں چھوڑ
دھن بھاوتے ود کھینچ لے اپنے ادھر منجے

غزل

پیارا سیج پر آیا پیبارا جیو تے پیارا ہو
بِرہ منج دل میں تے نکلیا سو جیو او ساس بارا ہو
بِرہ کی آگ تے تن پر ہر یک یاقوت کا دانا
نگیا ہوے تے تھنڈا منج رہیا تھا جو انگارا ہو
سکی مکھ شہ سمد میا نے جو منگے ہیں تری تھے
الک گل ہات میں لے کر پر تانل اس میں چارا ہو
انکھیاں دو ہور پلکاں تو چہ دشمناں ہیں سب
ادھر عیبی اندریشہ کا وہاں اچنا ہمارا ہو
سورج خوش رنگ سیبی بی ہے کرن جیوں مو قلم لے کر
عورت شہ کی لکھن آیا عطارداب چتارا ہو
بھنواں دو جیو رحال ہور الک کی کنڈلاں جزماں
تلک آیت ہے تل مطلق دسے جبڈ پیارا ہو
ستارا بخت کا میرا سورج کے برج میں آیا
کہ جھمکیا آج میرے گھر قطب شاہ چاند سارا ہو

غــزل

(غزل گفتنش مثنوی از فراق محمد قلی قطب شاہ)

طاقت نہیں دوری کی اب توں بیگ آمل سے پیا
تج بِن منجے جیونا بھوت ہوتا ہے مشکل رے پیا

کھانا پِرہ کیتی ہوں میں پانی انجھو پیتی ہوں میں
تجتے بچھڑ جیتی ہوں میں کیا سخت ہے دل رے پیا

ہر دم توں یاد آتا منجے اب عیش نیں بھاتا منجے
بِرہا یو ستاتا منجے تج باج تِل تِل رے پیا

مُنج تن تپش جانے نیں مُنج ٹھار جیو لانے نہیں
منج دل مندھر جانے نہیں کیتا ہے منزل رے پیا

تو جیوں میرا ہے سو دل تج سات رہتا کیوں نہ مِل
دن رات ہیں مَیں ایک تِل نیں تج تے غافل رے پیا

غــزل

تج مکھ کے درپن کا یو سورج سو داسی ہے ٭ تج نور جھمکنے تے سب جگ ہیں روشنی ہے
زر تار تارے بیچ بر گال پر سہانے ٭ یا چاند کے کنارے خوش رنگ چندنی ہے
دل عاشقاں کے تل تل کی کی بعزتی نیں ٭ کیا شوخ چلبلی نوں غمزیاں بھری نھتی ہے
کاجل کجل سو بھر کے پلکاں سو سحر منتر ٭ غمزا سو نیں تیرا سو کاسو تیں انی ہے
بر ہے کے دکھ لنک میں یوں بیٹھ کر معیا ہیں
تو اپنے عاشقاں ہیں سو دھن منجے گنی ہے

رباعیات ملّا وجہی

میں نار ہوں اس شہر تلک جائے بن   چنچل سکی کا چک درس پائے بن
اُس جیو دِوانے کوں کیوں ہوئے قرار   اس نار کو اس ٹھار لے کر آئے بن

(رباعی گفتن ابراہیم شاہ)

عاشق ہے جکوئی پند لے بھاسی نا   سر ہے تلک اس باٹ میں تے جاسی نا
کیا کام منا عشق نے کرتے ہیں اُسے   ہرگز کسی کے کی منے وہ آسی نا

کو شاہ ہوا اس باغ منے آوے گا   کو شاہ منجے نیہ سوں گلے لاوے گا
کو شاہ ہمیں ملکے یہاں بیٹھیں گے   کو شاہ سوں مل جیو خوشی پاوے گا

اس باغ منے آج جو آئی ہے پری   یکدل ستی جیو تجھ سوں لگائی ہے پری
بھو دھات اُس سات مجالس کوں سنگار   ای شاہ تجے بیگ بلائی ہے پری

خوشحال ہو جیو آج خوشی پاتا نہیں   پِنیا ہوں شراب ہور اثر آتا نہیں
کانٹیاں کے ضرب دِستے ہیں پھول سب   تجباج سکی باغ منجے بھاتا نہیں

میں آج نیگارے کی طرف جاتا ہوں
مقصود جو ہے دل میں سو سب پاتا ہوں
یا دشمن کے کن اُس شہ کو بلا بھیجوں گا
یا شہ کے کن اس دشمن کوں لے کر آتا ہوں

رُباعیِ خواندنِ مشتری

تج یاد بنا ہور منجے کام نہیں　　نِس جاگتے جاتی ہے دن آرام نہیں
بن نیہ تجے منگتی ادکھ جیو ولے　　توں کیوں منجے منگتا سو کچ کام نہیں　اٹھے سو

دنیا کے سو لوگاں میں وفا دستا نیں　　ڈھونڈ دیکھی جتا باج جفا دِستا نیں
بے مہر نی آدم ہے اِس سوں سکی　　دِل باندنے میں کچ نفا دستا نیں

پردیسی ہوں پردیس میں ہے ٹھار منجے
پردیسی ہو رہنا اہے ناچار منجے
طاقت ارے صبر توں بھی کچھ اُبریانیں
اب کو ملے گا کو وُ میرا یار منجے

انتخاب

۱) الٰہی توں حس دے ہر اک کام میں
میرا ناٹوں کر خاص ہور عام میں

۲) ارے دل توں غفلت میں تے بجار ہو
کِتا سوئے گا ٹک توں ہشیار ہو

۳) انگے بائیں ہے ہور پیچھیں کُوا
اندیشا نکو کر ہوا سو ہوا

۴) ایس گھر میں اچ نا نِکلا بھلا
بُرا وقت ہے دیک چلنا بھلا

۵) بنایا توں آدم کوں بھو جاؤ سوں
سو خاک ہور اگن پانی ہور باؤ سوں

ملنہار ریکٹھا نہیں ہے بوچار
ترے ڈر تے ملکر رہے ایک ٹھار

۶) بڈھیاں کوں کہاں عقل سنپور ہے
کہ ساٹھے و بڈ نٹھاٹے مشہور ہے

۷) بڈھیاں میں سو کچھ گیان کا بل نہیں
درست ہے بڈھے جھاڑ کوں پھل نہیں

۸) بلند مرتبا جھوٹ تے ہوے پست
دنیا میں نیں سچ تے کچ خوب بست

۹) بیباشہ کے انصاف تے یوں دکھن
کہ بستا ہے پانی تے جیوں پھول بن

۱۰) تجے آگ جلتی تیرے ہاک تے
جنگل پکڑے باگاں تری دھاک تے

۱۱) پریشان حیران بے تاب تھا
نہ کچ اُسکوں آرام نا خواب تھا

۱۲) پتیا نا نو کوں کہو کیوں کر
کہ دل میں بُرے خوب ہیں موں اُپر

۱۳) پیالا پینے کوں مزا واں اہے
کہ معشوق من بھاوتا جاں اہے

۱۴) پڑے پانوں ماں باپ کے شنوں
کہ ہے بہشت ماں باپ کے پانوں تل

۱۵) توں باری ہر ایکیں سوں نا جوڑ یوں
توں دل کوں نکو موکلا چھوڑ یوں

۱۶) توکل خدا پر جو کرتا اہے
نہ ہرگز کسی تے ڈرتا اہے

۱۷) ترا ہور میرا سو یک حال ہے
دو مچھلیاں بچاریاں کوں یک جال ہے

۱۸) تو میرے انگے کی نخفی ہو کے یوں
جھٹاتی مری بات لوگاں میں یوں

۱۹) تجے جھوٹ ہور سچ برابر ہے سب
نہ تجمیں مُلا ذا نہ تج میں ادب

۲۰) جو ہر بار یوں خواب میں یار آئے
تو عاشق کوں بِن خواب ہی کچ نہ بھائے

(۲۱ جتے اِس زمانے منے یار ہیں — دغا باز عیبار چنمن یار ہیں
(۲۲ جو باتاں ہیں وو یار ٹلک آے گی — ہتیلی ہیں لیا بہشت دکھلاے گی
(۲۳ جوانی دِوانی اچھیں وند نخیں (عقل) — جوانی بوبلے بند اسے بند نخیں
(۲۴ جو یک گھر تے عود کوں کوی جاے — توسو گھر لگے اس عود کا باس جاے
(۲۵ جسے کچ طمع نیں ہے وہ خوار نیں — بھلا ہے وہی جو طمع دار نیں
(۲۶ جے مومن مسلمان دل نرم ہے — نشان اُس کے ایمان کا شرم ہے
(۲۷ جسے عشق کا زور اچھے سربسر — اسے ٹھنڈ ہور دھوپ بارا کدھر
(۲۸ جکچ کام مقصود اچھے ہور بات — سو لکھیہ بھیج دیو آتے جاتے کے ہات
(۲۹ دکھن تے بنگالہ بہوت دور ہے — بندا ایسے کاماں تے معذور ہے
(۳۰ دکھن سا نہیں ٹھار سنسار میں — پنج فاضلاں کا ہے اس ٹھار میں
دکھن ہے نگینہ انگوٹھی ہے جگ — انگوٹھی کوں حرمت نگینا ہے لگ
دکھن ملک کوں دھن عجب ساج ہے — کہ سب ملک سر ہور دکھن تاج ہے
دکھن کوں جو دیکھے گی اے نار توں — نہ کرسی کہ ہیں یاد بنگالہ کوں
دکھن ملک بھو تیچ خاصا اچھے — تلنگانہ اس کا خلاصا اچھے
(۳۱ دیکھیں کام اس ہور سنج بات آج — کہ مثلا اچھے ایک پینت ہور دو کاج
(۳۲ رکھے نار وو ناز سوں یگ جہاں — سورج چاند سجدا کریں آ وہاں
(۳۳ رہی چوٹی یوں پیٹ پر چھب سوں آ — پٹی پر اچھے جیوں الف ثلث کا
(۳۴ رہی دوستی یوں وہ اس دوست سوں — کہ جیوں مغز ملکر اچھے پوست سوں
(۳۵ زلف لام الف قد دہن میم ہے — یو خوبی سوا اسکیچ تقسیم ہے
(۳۶ زبان من منے لٹ پٹاتی اچھے — نہیں بات بیکا شک آتی اچھے
(۳۷ سُنے نیں کے مجنوں دُکھیں تب سیا — سو لیلیٰ کی خاطر وو کیا کیا کیا
(۳۸ سُنے نیں کے فرہاد سے بار نے — دیا جیو شیریں کے کارنے
(۳۹ سو یوں عدل اب شاہ کرتا اچھے — کہ کوے کوں دیکھ باگ ڈرتا اچھے
(۴۰ سُہاتی ہے یوں شاہ خوش فام سوں — کہ گنتی ہے سیتا مگر رام سوں

(۴۱) علیؓ کا محب نیں جکوی سچ توں جان — حرامی پنے کا وہی ہے نشان
(۴۲) عمل کا تو نیں گنج کچھ میرے پاس — ولے تیری بخشش کی ہے بھوت آس
(۴۳) عجب کچھ خوشی ہور انند حظ ہے واں — سو عاشق و معشوق ملتے ہیں جاں
(۴۴) عصا نار کا یوں ہے اس نار میں — کہ جیوں آگ اچھتی ہے انگار میں
(۴۵) کمینا بندا سب تے کمتر ہوں میں — گُنہ کر منجے توں کہ کتنا کر ہوں میں
(۴۶) کہ پھل کیوڑے کا جو باس ہے چھنال — نہ رکھو سکسی ہرگز اپنے کوئی سنبھال
(۴۷) کہ کامل مثل کہہ گئے یوں اگے — منگوں دید میں دید سو دھنک کوں منکے
(۴۸) کہ معشوق جاں ہیں وہاں بھائے کیوں — پیا لا پیا بن پیا جائے کیوں
(۴۹) کہ غنچے سوں مُنج پر اپٹتی ہے توں — کہ جیتے اپر تنبیل ستّی سے توں
(۵۰) گھنگٹ کھول یو نے لئے ذوق سوں — سو چولی کے بند توڑ سب شوق سوں
(۵۱) لگی آگ جگ کوں یو گلزار نیں — بہشت و دوزخ ہے واں اگر یار نیں
(۵۲) لطیفہ جو کرنا تو اس بند سوں — کہ جیوں بت ہیں رون اچھے چھند سوں
(۵۳) رلیا اُس کو جُھلا کے توں اپنے گھر — بلا قاتی کوں ہور وہاں ل فقد کر
(۵۴) محبت میں ہوتا جہاں جگ اسیر — برابر ہے واں پادشاہ ہور فقیر
(۵۵) مواگا وو یو سچ نیں جانتا — پر یا اس کوں بی آ آکے رنج نتا
(۵۶) مثل جگ میں مشہور یو تم اچھے — کہ ہر یک خوشی کے پچھیں غم لچھے
(۵۷) نہیں بات کہنے کی یو کھول کر — کہ سمجاؤں اب کس کوں میں بول کر
(۵۸) نکلتی ہر یک آہ یوں شاہ تے — کہ نو تھن کباب ہوئیں اس آہ تے
(۵۹) نہ یک جنس لگ جنس محبوب ہے — جو بھائے اپس کوں وہی خوب ہے
(۶۰) نہ یاری کے لائق ہر یک یار ہے — ہزاروں میں یک کوئی وفادار ہے
(۶۱) نہ ڈر کر کسی تے نڈر ہو ڑتا — اگر ڈر اچھے تو بی ڈر نیں کرنا
(۶۲) نہ مسجد نہ بتخانے کا کام ہے — کہ پروانے کوں شمع سوں کام ہے
(۶۳) نہ واں جا کے اپنے کوں کیں ٹھار ہے — نہ واں آشنا کوئی نا یار ہے
(۶۴) نہ سن بات عورت کی بد ہے بڑی — اگر خوب اچھے نی شکر کی چھڑی
(۶۵) نہ ہوئے کام اس کام پر ہارے بن — کہ ما دُو و دیتی نہیں روئے بن

۶۶) ہوا رام ہے دل میرا رام نیں — یو دل کیا کرے گا مُنجے فام نیں
۶۷) ہنر ہور محبت جب ملے ایک ٹھار — تو دولت غلام ہور خدا ہوئے یار
۶۸) ہر یک گو پنی شہ کی جیوں ماہ ہے — کہ اس دور میں کیشن او شاہ ہے
۶۹) ہوا پرگٹ اس کا حُسن یاں تلک — کہ یوسف کی خوبی کوں بسریا ہے جگ
۷۰) ہر یک مشکل آسان کرتا ہے وو — کہ قادر ہے قدرت جو دھرتا ہے وو
۷۱) بیتا تن انتھا پاک صاف ہور ہنوار — کہ ہاتاں پھسلتے تھے بے اختیار
۷۲) بنیا انپنے کوں جانتا خواب نیں — ہنسی میں بُرا مانتا خوب نیں
۷۳) یو باتاں تجے کون سکھلائے ہیں — وہ قصا جو سکے کوں دانت آئے ہیں
۷۴) بیتا خوب تھا وو ہوا دار ٹھار — کہ جنت ہوے ولی نے رونق اُدھار
۷۵) یو قصا وو مسلا ہوا دکھتی — بھرو سے کبرے بھیں کنڑا جنی

عربی فارسی کا استعمال

(قطب مشتری میں)

(غزلیات و رباعیات کو چھوڑ کر حسب ذیل سرخیاں ملتے ہیں)

۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و بہ نستعین
۲) حمد
۳) در مناجات باری تعالیٰ جل جلالہ
۴) در صفت عشق گوید
۵) در شرح شعر گوید
۶) و ہمی تعریف شعر خود گوید
۷) مدح ابراہیم شاہ گوید
۸) تعریف صفت فرزند گوید
۹) صفت میزبانی

۱۰) بخشش کردن ابراہیم قطب شاہ
۱۱) صفت شباب شہزادہ
۱۲) صفت مجلس طرب
۱۳) آگاہی یافتن ابراہیم از عشق محمد قلی قطب شاہ
۱۴) مشورہ مادر و پدر شہزادہ
۱۵) تدبیر تسکین شہزادہ
۱۶) مشورہ عطارد
۱۷) اجازت خواستن محمد قلی قطب شاہ از پدر و مادر
۱۸) رخصت شدن شہزادہ
۱۹) کشش محمد قلی اژدہا را
۲۰) رفتن عطارد سوے بنگالہ
۲۱) آراستن محل مشتری
۲۲) دیدن آرائش محل و انعام دادن مشتری بہ عطارد
۲۳) عشق کردن مشتری از دیدن تصویر قطب و پند دادن دائی
۲۴) پرسیدن مشتری خبر صورت محمد قلی از عطارد
۲۵) تعریف کردن عطارد پیش مشتری از محمد قلی قطب
۲۶) یاد کردن مشتری محمد قلی قطب شاہ
۲۷) حالت مشتری در فراق محمد قلی قطب شاہ
۲۸) نامہ نوشتن عطارد بہ قطب شاہ
۲۹) بشارت یافتن شاہ و رخصت شدن از مہتاب
۳۰) روانہ شدن شہ بہ سوے مشتری
۳۱) آوردن مشتری محمد قلی را بہ محل
۳۲) گفتن مریخ خاں حال خود را پیش محمد قلی
۳۳) گفتن از مریخ خاں حال قطب شاہ پیش مشتری
۳۴) مشورت کردن محمد قلی قطب شاہ با مشتری

تاج الحقائق

تاج الحقائق کا مصنف؟ کے بارے میں میرا ایک مراسلہ ہفتہ وار ہماری زبان علیگڈھ بتاریخ یکم فروری ۱۹۷۲ء کو شائع ہوا تھا۔ مضمون حسب ذیل ہے

تَاجُ الحَقائِق کا مصنف ....؟

یہ بات ابھی تک ثابت نہیں ہوسکی کہ تاج الحقائق کا مصنف کون ہے۔ کس نے لکھا ہے۔ کیا یہ کتاب ترجمہ ہے یا اصل ہے۔ کچھ اندازہ نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر عبدالحق، ڈاکٹر زور صاحبان نے اس کا ذکر کیا تھا کہ میراں جی یا ملا وجہی کی تصنیف ہے لیکن انہوں نے بھی پورا ثبوت نہ ملنے کی وجہ سے خاموشی اختیار کی۔ ڈاکٹر عبدالحق نے قطب مشتری، "سب رس" شائع کروائی۔ اگر ان کو یقین ہوجاتا اور ثبوت مل جاتا تو کبھی کی تاج الحقائق ملا وجہی کے نام سے شائع ہوجاتی۔

تاج الحقائق کے کئی نسخے ملتے ہیں۔ ابھی تک ہم دکنی نثر کی اتنی بلند پایہ کتاب کا مصنف کون ہے جان نہیں سکے۔ کس زمانہ کا ہے۔ کس عہد میں تھا، کب پیدا ہوا کب مرا، کچھ بھی نہیں معلوم ہوسکا، اور یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ اس کا نام تاج الحقائق ہی ہے۔ کتاب میں تین چار نام ایک ساتھ ہیں کتاب تاج الحقائق، رواج الحقائق، سراج الحقائق، معراج الحقائق ڈاکٹر نورالسعید اختر نے حال ہی میں تاج الحقائق مرتب کی ہے اور شائع کی ہے (جو کہ ان کا پی، ایچ، ڈی کا مقالہ) وہ بھی ملا وجہی کو تاج الحقائق کا مصنف پیش کرتے ہیں ناکام ثابت ہوگئے ہیں)

صاحب موصوف نے سو صفحات تاج الحقائق کا مصنف ملا وجہی کو ثابت کرنے کے لئے صرف کئے ہیں۔ ان صفحات کا مطالعہ کرنے کے بعد بھی کوئی نئی بات نہیں معلوم ہوتی۔ نہ ملا وجہی کی تاریخ پیدائش معلوم ہوسکی نہ اس کا وطن۔ نہ خاندانی

حالات نہ تاریخ وفات ۔

فرض کرو کہ اس کتاب کا نام تاج الحقائق ہی ہے تو اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب کسی مرشد کامل نے اپنے مریدوں کے لئے لکھی ہے ۔

اس کتاب میں عربی، فارسی، گجراتی، مرہٹی زبانوں کا استعمال بہت زیادہ ملتا ہے۔ کتاب شروع ہوتی ہے اس جملے سے " کلام مولانا وجیہ الدین محمد صل علی محمد جنو کی بات ہیں سنو"

اس کے بعد کسی وجیہ الدین کا ذکر نہیں ملتا ۔ اگر ملا وجہی کا کلام ہوتا تو وہ اپنا ذکر دوسری جگہوں پر بھی ضرور کرتا ۔ کیونکہ دونوں کتابوں میں اس نے کئی جگہ ذکر کیا ہے اپنے اشعار استعمال کرتا لیکن اس میں اشعار بالکل ہی نہیں ملتے ملا وجہی مرید ضرور تھا لیکن مرشد کامل نہیں تھا اور نہ اس کے مریدوں کا کہیں ذکر ملتا ہے۔ لیکن اس کتاب میں مریدوں کو تلقین دی گئی ہے دو جگہوں پر شمس العشاق لکھا ہوا ملتا ہے

"۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہمیں سلطان العشاق (شمس العشاق) ہیں یوں ہماری ارشاد ہے"
(تاج الحقائق مطبوعہ صفحہ ۱۶۳)

" کیا واسطہ کہ ہمیں ہاتف العشاق ہیں، ہمیں ہادی العشاق ہیں، ہمیں عشق العشاق (شمس العشاق) ہیں۔ ہماری بات حق ہے جیکچھ ہمیں کہیں ہیں سو حق ہے (تاج الحقائق مطبوعہ صفحہ ۲۲)

میرے خیال میں تاج الحقائق شاہ میراں جی شمس العشاق یا ان کے خاندان کے کسی بزرگ نے ترتیب دی ہے ۔ معرفت الٰہی کا درس کسی مولانا یا ملا کے بس کی بات نہیں ۔

گول گنبد بیجا پور کے میوزیم میں مجھے یہ قلمی نسخہ دیکھنے کا موقع ملا ۔ جس میں ایک بوسیدہ ورق پر وجیہ الدین کے بارے میں معلومات ملاحظہ ہو :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلفاء رشید حضرت قطب الاقطاب حضرت شاہ وجیہ الدین

علوی شطاری قدس سرہ العزیز کہ اکثر ازینہا دانشمند محقق کہ علماء محقق بودند ازانجملہ مصنف متن وشروع بودند اکثر ازینا قطب ودلی بودند و اکثر ازینہا کم نام بودند وشوق وخرابات حق درواج کردہ سر بعمر اوادہ اند و بعضے ازینہا کہ بعلاقہ علم وتعلیم وبقدمہ ریاضت وتلقین اشتہار دارند بجب فلتہ معرفت خود درینہ محل جمع نمودہ اند، اسامی ہا مخدوم زادہ ہای شریف یکہزار چہارصد کامل شدند۔ خلفاء دیگر سید عبداللہ سجادہ نشین جان شاہ محمد میاں عبدالحق، میاں عبدالواحد سید بہاءالدین برادر حضرت میاں جو مولانا حسن فراغی محدث، میاں شیخ صالح ہیوبے، میاں شیخ فرید محدث، میاں شیخ عبدالغنی میاں شیخ کجن درویش میاں شاہ راجی جیو درویش میاں عبدالعزیز محدث میاں شیخ جو نبی درویش از حضرت سید صبغۃ اللہ مدنی بہروجی شیخ ابو سعید نانے شطاری سید کے الطاوس لاہوری، شیخ بایزید سرہندی الشیخ کمال محمد سید برہان گجراتی برادر حضرت میاں جو سید فیز جبہ جانیں مولانا سید محمد یاسین سرہندی میاں حبیب گجراتی، میاں شیخ عبدالقیوم، میاں شیخ سلیم سارنکپوری ہردو خلفاء صاحبان ازبیار سید غلام علی ازغلامان حضرت شاہ وجیہ الدین علوی قدس سرہ

اردو نثر کا آغاز اور ارتقا میں ڈاکٹر رفیعہ سلطانہ نے وجیہ الدین نام کے دو بزرگ کا ذکر کیا ہے

۱ - وجیہ الدین یوسف :- ایک وجیہ الدین یوسف شیخ نظام الدین بدایونی کے معاصر تھے لیکن کسی بھی تذکرے سے ان کا صاحب تصنیف ہونا نہیں پایا جاتا

۲ - وجیہ الدین علوی گجراتی :- دوسرے وجیہ الدین علوی گجراتی میراں جی کے معاصر تھے۔ اس لئے یہ قیاس بھی ٹھیک نہیں ہوتا کہ میراں جی وجیہ الدین کی کسی تصنیف کا اردو ترجمہ کیا ہوگا۔ اس کے برخلاف اس عہد کی تائید میں بہت سے دلائل ملتے ہیں کہ وجیہ الدین اس کتاب کے مصنف ہیں۔ حکیم شمس اللہ قادری (اردوئے قدیم طبع ثانی صفحہ ۲۴) ڈاکٹر عبدالحق (اردو کی نشو ونما

میں صوفیائے کرام کا کام صہ ۳۷) پروفیسر حسن عسکری (مطبوعہ روئیداد ہسٹری کانگریس منعقدہ ناگپور ۱۹۵۰ء) سب نے وجیہہ الدین کے اردو میں صاحب تصنیف ہونے کا تذکرہ کیا ہے۔

حکیم شمس اللہ قادری لکھتے ہیں " آپ کے مریدوں نے " بحرالحقائق " کے نام سے آپ کے ہندی ملفوظات جمع کئے ہیں

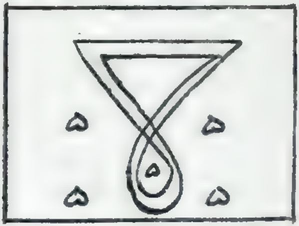
ڈاکٹر رفیعہ سلطانہ " تاج الحقائق " کو شاہ وجیہہ الدین گجراتی کی تصنیف بتلاتی ہیں ۔

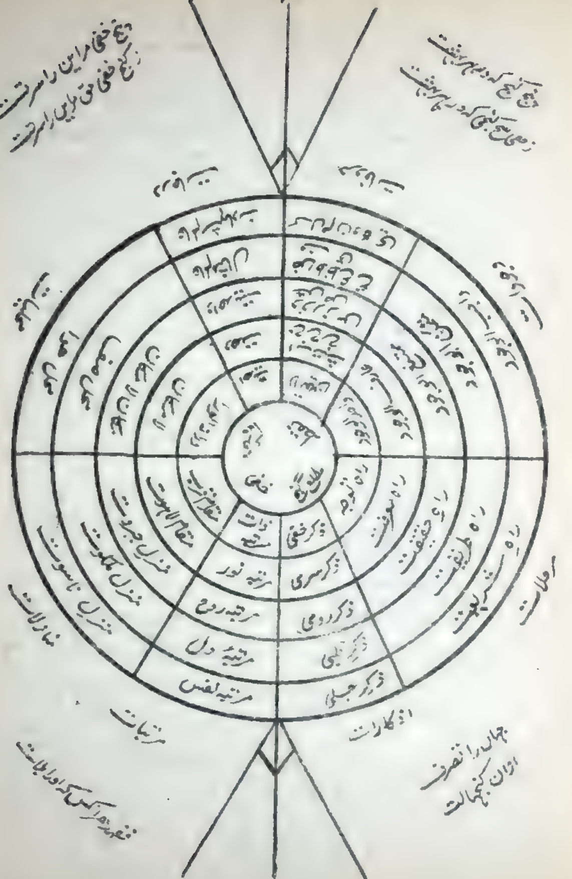
" تاج الحقائق کے تعوفانہ مسائل سمجھنے کیلئے درگاہ ہاشم پیر بیجاپور کے قلمی نسخے سے چند نکات پیش کئے جا رہے ہیں ۔ ملاحظہ ہو ۔

ممکن الوجود	باب طریقت
ذکر قلبی	قلب منیب
روح متحرک	نفس لوامہ
عقل وہم	موکل میکائیل اسرافیل
شہادت وجدا	منزل ملکوت
پردہ الوہیت	شغل ہفت

ممتنع الوجود	باب حقیقت
ذکر روحی	نفس مطمینہ
قلب سلیم	روح ناطقہ
عقل کمان	موکل عزرائیل
شہادت عمدا	منزل جبروت
توحید احوالی	شغل ہفت

عارف وجود	بات معرفت
ذکر سری	نفس ملہمہ
قلب شہید	روح قدسی
عقل آگاہ	موکل بہتر جبرئیل
شہادت شہدا	منزل لاہوت
توحید ذاتی	شغل ہفت پردہ غفلت مقام قرب





مرتبه نفس
مرتبه دل
مرتبه روح
مرتبه نور
ذکر جلی
ذکر قلبی
ذکر روحی
ذکر سری
ذکر خفی
منزل ناسوت
منزل ملکوت
منزل جبروت
مقام لاهوت
راه شریعت
راه طریقت
راه حقیقت
راه معرفت
مرتبات
اذکارات
منازلات
مرحلات

تاج الحقائق

۱) اگر خودی مری تو خدائی ہوئی واگر خودی مری تو خدا ہوئی

۲) آتی ہے سو حیات ہے۔ تن کوں ان تہی قوت ہے۔ من کوں ان نی قوت ہے

۳) اپنی ہات تی نیں ہوتا سو کام کرنی جاکر ایسکوں ہلاک کرنا کون فرمایا ہے

۴) اپنا دل پاک ہوا تو تماشی کوں کلاونت خالی ہیں آئی تو کیا ہوتا۔

۵) اگر ایک گھر میں ہزار آرسیاں رکھینگی ہور ایک چراغ روشن کریں گی تو ہزار آرسیاں میں بی او ایکیچ دس آئے گا۔

۶) ایک ظاہر توں ہے ایک باطن توں ہے۔ تیری باطن ہیں جو ہے سو خدا ہے

۷) آسمان ہور زمین کا حاصل انسان کا وجود ہے

۸) اول توں ایسکوں ڈھونڈ۔ ایسکوں پائی گا تو خدا کون پائے گا

۹) اگر خدا کا عشق حاصل نہیں کیا تو انسان کا عشق تو بی حاصل کر کہ انسان کی عشق سی خدا کا عشق پایا جاتا ہے۔

۱۰) اتال لوگاں میں مسلمانی رہی ہے۔ سو ہیڑا کھا نیچ میں رہی ہے

۱۱) اول کی زمانی کی کام اول کی لوگاں جانی او کام اِس زمانی سوں تعلق نیں دھرتی ہیں۔ تمیں ہر زمانی ہیں ہیں اس زمانی کی بات کرو۔

۱۲) ایک ساعت بفراغ دل خدا سوں یاد کرنا تمام عمر کا حاصل ہے

۱۳) برائی کرے گا ہور بھلائی کی امید رکھے گا تو یو عقل تی بہوت دور ہے

۱۴) بھلا کیئی تو کوئی ایک کانوں لیتا ہور ایکیئی تو چاروں طرف بھی مارا مار ہوتی۔

۱۵) برا کام کرنا ہر کیبی ہوس آتا۔ دی بُری ہوئی بغیر بُرا کام کیا نہیں جاتا۔

۱۶) بغل میں پونگڑا ہور شہر میں ڈھونڈورا۔

۱۷) پونگڑا اچھوں پیٹھ میں ہے جو مونڈن کی منندی ہوتی

۱۸) پھول میں رس بھونرا پیتا ہے نہ کہ گل چڑی ہور کوا

۱۹) پیر مرشد کی بات بان مذاہج ہے

۲۰) توں چرتے چرتے کا یار تجے فقیری کیا درکار

٢١) توکل پرہیزوانی کنٹ بلائے گھر کے گوتے

٢٢) تڑی پر تھولی

٢٣) ترک دنیا اوسی کتی ہیا کہ اس دنیا کی اس دعوات تی اس اسمات تی اس طلسمات تی اس کشف کرامات تی سب تی گذر۔

٢٤) تھوڑا کھانی ہیں، تھوڑا پینی ہیں اپنی عزت سوں اچھینی میں بہوت بڑا سواد ہے

٢٥) توں انسان ہے۔ آرائش جہاں ہے۔

٢٦) جس کی نصیب اُس کی پاس۔ دمریاں کی فکر کا بھی کون کرتا

٢٧) جیوا گھر دیوا تو مسجد دیوا

٢٨) جو تجھیں ہیں تج ہناجائے گا تو تجھیں خدا آئے گا

٢٩) جھوٹ بولنا ہور جھک مارنا برابر ہے

٣٠) جوہر کا قدر جوہری جانتا ہے نہ کہ پوت بیچیا میار

٣١) چمٹی غراری ہیں غوطی کھاتی۔ اسیتی دریا کان دیکھنی جاتی

٣٢) چاکری چیدر نوابی حاضر

٣٣) حیات کیتی سوں خدا کی محبت ناوں ہے نہ ہوا حرص کا ناوا حیات ہے

٣٤) خدا کو دیکھنی منگتا ہے تو اپنی باطن ہیں دیکھ کہ تیری باطن ہیں وہ باطن ظاہر ہوجاویگا۔

٣٥) خلق جاہل ہے، خلق دنیا پر مائل ہے خلق نادان ہے، خلق تی ڈرنا

٣٦) خودی دور کرنی کا معنا یو ہے۔ جکوئی بورائی کری تو اُسنی بورا نامانی

٣٧) دل عرش ہے۔ دلی یو عرش خدا کا خلوت خانہ ہے

٣٨) دنیا کی کام کون ایک ہنسا کھیل کرجان۔ ہوا تو ہوا نیں ہوا تو بلا گئی۔

٣٩) دانا اوہے جو اپنا عاقبت اندیشی جس کام ہیں اپنا عاقبت خیر ہے اوکری

٤٠) دل خدا کا خلوت خانہ ہے۔

٤١) خدائی دنیا اس خاطر پیدا کیا کہ آدمی اس دنیا کی لذت پاتا۔ خدا کوں سمجھنا خدا کوں یاد کرنا۔ شکر بجالانا۔

٤٢) ذات کی ذکر، صفات کی ذکر پناہ ہے۔

۴۳) راگ سن نا عاشق لوگاں کا عبادت ہے
۴۴) روٹی کا حظ روٹی کھانا سو جانناں نہ کہ نخاری ہور نوّا
۴۵) سر کو درد اٹھیا تو پاواں کو دارو لاتی
۴۶) ساری خدائی کا کام یو دو جنی چلاتی ہیں، محمدؐ یا ابلیس
۴۷) سات آسمان، سات زمین، عرش، کرسی، لوح، قلم، مکان تا لامکان سب انسان کی دلیں ہے۔ تو خدا انسان کی دلیں سمایا ہے ہر انسان کا دل اس عالم ایک عالم ہے۔
۴۸) سوتا ہے سو مرتا ہے۔ اس عالم نہی درگزرتا ہے۔
۴۹) شریعت خدا ایک ہے کر جان

طریقت خدا سوں محبت شروع کرناں

حقیقت محبت سوں خدا کوں اپڑناں

معرفت محبت سوں خدا میں گھل ملنا

۵۰) صفات کا ذکر، ذات کی ذکر کا سیرگاہ ہے
۵۱) عشق مجازی کمال کون اپڑی بغیر عشق حقیقی کمال کون نیں اپڑیا جاتا
۵۲) عاجزی تی عاشق توانائی کون اپڑتا ہے۔
۵۳) عدل میں کس کا ملاھذا درکار نیں
۵۴) غم نحست (نحوست) دھرتا ہے۔ جھوٹ بُوری خاصیت دھرتا ہے
۵۵) فرشتیاں سوں شیطانی چالا پیراں سو مابید بکے چوری
۵۶) کھانا کھاوی دو نوالی کم کھا، دو نوالی زیاست۔ کھانی تی دو نوالی کم کھانا خوب ہے۔
۵۷) کپاس اجنو کھیت میں یو گھر میں سیل بُنتی
۵۸) کھانا کھانا بی ایک عبادت ہے اگر انسان اس کھانی کوں سمجھکر کھائی تو نبیا تو کھانا آنگی بیائی۔ غفلت سوں بیٹھی غفلت سوں کھانی کیا حاصل ہو یگا
۵۹) کھانا کھانا ہے سو حیات پانا ہے۔
۶۰) لا چھنٹا [illegible] خز ہے۔ چھلٹی کوں دور

گئی بغیر کیوں اپنڑتی ۔

۶۰) مال پر بھروسہ۔ دکھنی نی خدا پر بھروسہ کرنا بہتر ہے کہ مال بہی خداچ دیتا ہے

۶۱) مثلا چلیا ہے۔ ہم گدا بھی ہم شاہ ۔ خدا خراب کرے داوال ملک کا کیا گناہ

۶۲) ناداں کوں دانائی کی بات سمجھا بڑا دکھ ہے ۔

۶۳) نانی کے روٹیاں : چچا کی پیٹ ہور خالا کا گھر ہونا

۶۴) واصلاں کوں صاحب حاصلاں جانتی ہیں نہ کہ ناداں ہور ناکردگار۔

۶۵) ہور یہ تن یک گور ہے کہ اسمیں اپسکوں بائی ہیں۔ یو جانی گا تو دل میں خدا سوں مشغول ہو سکی گا ۔

۶۶) یو دکھنی مثلا ہے ۔ کدھین سینا نیں کہ جیوتی کی مومیا روٹی۔ موئی کے مومیں ماٹی

۶۷) یو خواب ہیں کا وجود بیداری کی وجود کا جیو ہے ۔

۶۸) یو شیطاناں ہیں ۔ رام کی رام کوں فنی کر بینگی ۔

۶۹) یو او مثلا ہوا ۔ بغیر ڈال سیمتی ۔ کوا کاک بوت کی چاکری دھرم کا دینا کس حساب میں شمار لینا ۔ بھا نیکوں گھر میں آئی ہور جینی کوں پر گھر میں رہتی

۷۰) یو دل ایک دریا ہے ۔ اس میں تہی بھلا بورا ٹی کچھ آتا ہے ۔

۷۱) یوں پیر کوں مرشد کوں خدا سمجھنی کی جاگا ہے اگر یاں نا سمجھنگی تو خوار ہوئیں گی

۷۲) خدا کی عاشق ہونا کچھ ھنسا کھیل نیں ۔ خدا کا عاشق او ہو وی جیکوئی جیو تا مری ۔ عشق میں آئی تو جیکچ عشق کا قاعدا قانون ہے سب بچا لیانا ۔ نیں تو عاشقاں کی مجلس میں کیا خاطر آنا ۔ کیا خاطر عاشق کو آنا ۔ ظاہر ایک انسان پر عاشق ہوتی تو جو لبت خوب نظر پڑتی ہے سو او سیی لجا دیتی کہ اپنی محبوب ہے ۔ خدا کی عاشق ہوئی موئی پچھیں خدا کی خاطر کچھ دیتی کچراتی ۔ یوں کوں عاشقی ہے ۔ یو خوب ہے ۔ خدا کی جا باٹ ٹی کچھ دیتی ہیں او تمیں کیا دینگی او سب رکھیا ۔ اتنا خدا کوں یاد کرتی ہیں ہور منگتی ہیں تو کیا خدا اس سی ہی گیا ۔ جیوں ایک انسان انسان کوں انسان منگتا ہے ۔ اتنا ہی خدا کوں [illegible] اس ہمت پر

اس عقل پر اس فہم پر خدا کوں منگنی کا دعوی رکتی ہے۔

جیوں ایک دیس ابراہیم خلیل اللہ بکریاں چراتی تہیں ہور بچا یک جبرئیل نی پکاری کہ اللہ ابراہیم خلیل اللہ بیہوش ہوئی جو ہوش میں تو کئی ورے بندۂ خدا کون ہے - بہی ایک بار پکار کہ عجب ناؤں ہے سبحان اللہ - جبریل کہی کہ ای ابراہیم اس بار سب بکریاں دیگا تو پکاروں گا - کہی تمام بکریاں دیا پکار - بہی جبریل اللہ پکاری بہی ابراہیم بیہوش ہوئی - جو ہوش میں آئی تو بہی آہ مار کہ ای بندۂ خدا بہی پکار بہی جبریل کئی کہ ای ابراھیم تیری گھر میں جیکچ ہے سو سب دیگا تو اس بار اللہ کا ناؤں لوں گا - بہی کئی دیا - پکار - جبریل بہی اللہ کر پکاری - بہی ابراہیم بے ہوش ہوئی - جو ہوش میں آئی تو بہی کئی کہ ای بندۂ خدا بہی پکار کہ بہی جیکچ منگنی سو دیونگا بہی جبریل کئی ابراہیم آنال جو دیگا تو پکاروں گا دیا کر دیکھیا - جو جبریل کئی کہ ای ابراہیم میں جبریل ہوں خدا نجی ہمت میں آزماتا تھا -

---

فارسی

۱) عجب نیست کہ سرگشتہ بود طالبِ دوست
عجب اینست کہ واصل وسرگردانست

---

۲) بیان دیدن حسن

۳) درباب سماع

۴) طالب را مطلوب

۵) اول خویش بدہ درویش

۶) دربیان نیاز اول

عربی آیات واحادیث

۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
۲) کل شئی محیط
۳) وحدہ لاشریک لہ
۴) اللہ اللہ سبحان اللہ قادر اللہ ھر ون اللہ
۵) کانوالکذاب لا امتی
۶) اللھم تجو نی زرد
۷) لاالہ الا اللہ
۸) انا (ہما)
۹) انا اللہ (میں اللہ ہوں)
۱۰) یومنون بالغیب (لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں)
۱۱) انا الحق (میں خدا ہوں)
۱۲) ماتریٰ فی خلق الرحمٰن من تفاوت
(تو خدا کے بنانے میں کیا فرق دیکھتا ہے)
۱۳) لا الہ الا اللہ الا اللہ اللہ اللہ
(خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے خدا کے سوا اللہ اللہ
۱۴) الآن کما کان (اب ایسا ہی ہے جیسا تھا)
۱۵) کن فیکون (ہوجا پس وہ ہوجاتا ہے)
۱۶) ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم
(اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کردی اور آنکھوں پر پردہ
۱۷) وما علی الرسول الا البلاغ
(اور رسول کے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے

۱۸) كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ

(ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اس پر خوش ہے)

۱۹) فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ

(تم لوگ جس طرف بھی پھر جاؤ ادھر ہی اللہ کا چہرہ ہے (سورہ اخلاص) آپ کہہ دیجئے وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔

۲۰) قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ

(مومنوں کا دل اللہ تعالیٰ کا عرش ہے)

۲۱) خلق آدم علیٰ صورتہ

(اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا

۲۲) عرفت ربّی بربّی

(میں نے اپنے خدا کو اپنے لباس میں پہچانا)

۲۳) النادر کالمعدوم (نادر مثل معدوم کے ہوتا ہے)

۲۴) مفتاح الغیب لا یعلمھا الا ھو

(غیب کی کنجیوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا)

۲۵) اللہ قادر اللہ خالق اللہ رازق اللہ سمیع اللہ بصیر

۲۶) اذا تم الفقر فھو اللہ واذا تم العشق فھو اللہ

(جب فقیر کامل ہو جاتا ہے تو اللہ سے وصال ہوتا ہے اور جب عشق تمام ہو جاتا ہے تو اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

۲۷) آمنّا صدّقنا (ہم ایمان لائے اور ہم نے تصدیق کی)

۲۸) توبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

(میں اللہ سے طلب مغفرت کرتا ہوں طاقت و قوت صرف اللہ برتر و بالا ہی کے ساتھ ہے)

۲۹) انا الخالق وانا الرازق وانا الباری وانا المصور فی الارحام

(عالم باطن) میں بنانے والا، میں رزق دینے والا اور میں پیدا

کرنے والا اور میں ماں کے رحم میں صورت دینے والا ہوں۔

(۳۰) عرفت ربی نفس العظام

(میں نے ارادوں کو فسخ ہو جانے سے اپنے رب کو پہچانا)

(۳۱) الدنیا جیفۃ و طالبہا کلاب

(دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے)

(۳۲) الکاسب حبیب اللہ

(کمانے والا اللہ کا پیارا ہوتا ہے)

(۳۳) رایت ربی فی صورت عائشہ

(میں نے اپنے رب کو عائشہ کی صورت میں دیکھا)

(۳۴) رایت ربی فی صورت امرد

(میں نے اپنے رب کو نوجوان کی شکل میں دیکھا)

(۳۵) الطریق الی اللہ بعدد انفاس الخلائق

(اللہ کی طرف (پہنچنے کے) راستے لوگوں کی سانس کی تعداد کے برابر ہیں)

(۳۶) وحدہ لا شریک لہ

(اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں)

(۳۷) من اللہ المولیٰ فللہ الکل

(۳۸) اِنَّ اللہ یحبُّ بہم المعالی

(بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے بلندیوں کو پسند کرتا ہے

فرہنگ

الف

ابلوچ	مصری۔ قند
اُبریا	اُبھرنا
اپٹنا	پھینکنا، پٹکنا
اتال	اب
ات	بہت زیادہ
اُسنت	آس
آتنک	اب تک
اِتا	اتنا
اجنول	ابھی تک۔ آج تک
اچھول	ابھی
اچنا	رہنا
اچھنا	ہونا۔ رہنا
اُچاٹ	غم، پریشانی
اچپل	تیز، چنچل
اچھر	حرف، حور
اُچانا	اُٹھانا
ادکھ	بہت
ادھر	ہونٹ؛ ادھورا
آرسی	آئینہ
الجنا	رکاوٹ ڈالنا

الف

النگ	پھلانگنا۔ پار کرنا
اگن	آنگن
امولک	بے بہا۔ نہایت قیمتی
انکھی	آنکھ
انگن	صحن۔ آنگن
انگے	آگے
انجھو	آنسو
انّ	غذا
انند	خوشی
اوساس	آہ
اونّاسا	مسرت
اولالیاں	ولولہ، اُمنگ
ایکس	ایک
اِنتیاں	لٹنے
اِتیا	اتنا
اوکل	بے موقع
اِنیال	اب

ب

باٹ	راستہ

بارا	ہوا
باس	بو
باگ	شیر
بالو	ریت
باڈ	جلد
بتیاں	باتیں
بسرہا	ہجر
بسوار	مسالا
بتا	رہنا
بسلا	بٹھا
بست	چیز
بگیب	جلدی
بند	قید
باؤ بارا	تیز ہوا
باولا	دیوانہ
باوٹا	نشان
باؤ	ہوا
بھار	بوجھ - باہر
بھائے	ڈالے - پسند آئے
بھیا	خوف
بہوت	بہت
بھانڈا	گھڑا
بھائی	پسند
بھین	بہن
بھاونا	خواہش - پسند
بہمن	برہمن
بھوندو	پیارا، دلفریب
بھاوے	پسند آئے

پ

پاٹ	تخت، پٹ
پاچ	زمرد
پاڑے	ڈالے
پتیانا	بھروسہ کرنا
پدمن	پدمنی - خوبصورت
پگ	پاؤں
پچھیں	پیچھے
پونکرا	لڑکا
پے	پیچھے
پیم	محبت

ت

تروار	تلوار
تگ	تک، جب تک
تل	لمحہ، پل، ذرا
تلار	نیچے - نچلے
تل اوپر ہونا	تلپٹ ہونا
توں	تو
تھولی	گیہوں کی بنی ہوئی میٹھی غذا
تے	سے

تے	سے

ٹ

ٹھار	جگہ ۔ مقام
ٹھارنا	رکھنا
ٹھک ہونا	ششدر ہو رہنا
ٹھانوں	جگہ، مقام
ٹونیاں	جادو

ث

ثابت ہو آنا	ثابت قدم رہنا

ج

جریدہ	اکیلا
جس	بڑائی ۔ عظمت
جگ	دنیا
جنا	آدمی ۔ شخص
جناور	جانور
جو	جب
جوتسی	جوتشی
جولگوں	جب تک
جولگن	جب تک
جونا	تلاش کرنا ۔ قدیم
جھال	گرمی، حدت
جھڑتے	گرتے، ختم ہوتے
جھل	حسد ۔ رشک
جہل	جہالت
جے	جو
جیب	زبان

چ

چارا	علاج
چالے	گن ۔ عادت
چالیاں	عادت، گنوں سے
چتر	چالاک
چر پھرنا	مضطرب ہونا، تڑپنا
چکلنا	بھینچنا
چلبل	چنچل
چلتاں	خصلت، عادت
چمٹی	چیونٹی
چند	چاند
چندنی	چاندنی
چنیت	فکر
چھب	حسن، ناز و انداز
چھلنا	چھلکا
چھند	مکر و فریب، ناز و انداز
چوکیا	غلطی کرنا

ح

حرص کوں ٹال کر	حرص کو ترک کر کے

حد چکنا	حد پار کرنا
حکم دھرنا	حکم چلانا

خ

خاصے	خاص
خاصیاں	خاص لوگ
خصالت	خصلت
خلاصا	مدعا، مطلب
خیال بچھرانا	خیال کرنا۔خیال دوڑانا

د

داٹنا	دبانا۔ مغلوب کرنا
دِسنا	نظر آنا
درسن	درشن، ملاقات
درونے	اندرون۔ دل
دُدُل	دُلدُل
دگدگاٹے	وسوسہ۔ دغدغہ
دُند	دشمنی
دوجا	دوسرا
دوتی	رقیب
دھندلاٹ	جستجو
دھرنا	رکھنا
دیس	دن
دیوا	دیا، چراغ
دیونہار	دینے والا

ڈ

ڈونگا	گہرا
ڈونگر	پہاڑ
ڈوسا	بوڑھا
ڈِھگار	ڈھیر

ذ

ذرہ	ذرا
ذری	ذرا
ذکر لانا	رٹ لگانا، مسلسل یاد کرنا

ر

راس	ڈھیر
رچ	ذوق، لطف
رول	رواں
ریب	شک
ریج	خواہش، ولولہ
ریجھ	خواہش
ریس	غصہ، جذبہ

ز

زخام	زکام
زیاست	زیادہ

س

ست	نیکی، ایمان
ساج	سنگار، سازوسامان
ساچا	سچا

سٹ	چھوڑ، پھینک
سٹے	پھینکے، چھوڑے
ساندی	دیوانہ
سپنے	خواب
سارکے	جیسے
سجن	معشوق
سُدھ پانا	خبر پانا
سریا	ختم ہونا
سکی	سہیلی، دوست
سُکی	سُکھ
سِکیاں	سیکھی
سنگات	ساتھ
سنپڑیا	پکڑا گیا
سورج	سورج
سوسے گا	برداشت کریگا
سواد	لطف
سوں	سے
سہی	صحیح
سیس	سر
سیو	سیوک، غلام
سیویاں	سوئیاں

ش

شاب	شہاب
شانا	سیانا، عقلمند
شبی	شبیہ، تصویر
شرم رکھنا	لاج رکھنا
شہانی	شاہانہ

ص

صباح	صبح
صباں	کل
صورتی عشق	جسمانی عشق

ض

ضبط میں لانا	قابو میں لانا، اختیار میں لانا
ضرورکوں	مجبوری سے، ضرورتاً
ضمان	ضامن

ط

طلب دھرنا	طلب کرنا
طوفان مارنا	طوفان اٹھنا

ع

عاروس	عروس
عاقلی	عقلمندی، دانشمندی

غ

غاشا	غاشیہ کا کپڑا زین کے نیچے
غمزے رچنا	غمزے کرنا

غلیلا	شور

ف

فام	فہم، سمجھ
فامنا	سمجھنا
فر	شائستگی۔ سلیقہ
فرق پکڑنا	امتیاز کرنا

ق

قبول پڑنا	مقبول ہونا، قبول ہو
قضا گھڑنا	اتفاق ہونا

ک

کاج	کام، تقریب
کاڑے	نکالے
کارا	کالا
کاڑی	نکالی
کال	کہاں
کانجی	ایک قسم کا کھٹا پانی جس میں رائی زیرہ وغیرہ ڈال کر تیار کرتے ہیں
کپٹ	بغض
کچاٹ	جھگڑا
کچ	کچھ
کچوانا	پہلو تہی کرنا
کاچی	کچی

کتنا	کہتا
کالکوٹ	حرص، لالچ، خواہش
کس	کسوٹی
کشن	کرشن
کشنا	کرشنا
کجل	کالا
کلف	تغل
کلکلاٹ لگنا	آہ لگنا، کوسنا
کلاونت	پرکار
کنت	شوہر، محبوب، پیارا
کنٹھ	گردن
کنتل	بال، زلف
کوڑ کپٹ	بغض
کوٹ	قلعہ
کولک	کب تک
کو	کر، کے، کب، کہو
کوے	گیدڑ، چالاک

کمن	لطبق
کمی	کہی
کنوں	کہوں
کیں	کہیں
کی	کیوں، کیا
کیتا	کتنا
کیلی	کنجی

کبنی	کتنی

گ

گت	حالت
گاروڑی	سپیرا، مداری
گاڑوڑی	مداری، سپیرا
گاب	گابھ، حمل
گڑو دینا	بوسہ دینا
گانڈا	گنا
گرتی	باعصمت
گمتت	مزہ، خوشی
گند کر	سوچ کر
گوپنی	گوپی
گھٹ	مضبوط
گھرگھٹ	گرگٹ
گھالا	آفت
گیان	علم

ل

لاجنا	شرمانا
لٹ کنڈی	حلقہ زلف
لکھا	لیکھا، نوشتہ
لکھن	قسمت، نشان
لون	نمک، نون
لھوا	تلوار
لئی	بہت
لیاوے	لائے

م

مایا	بھید، راز، محبت
ماتا	مست
مشارا	مشاہرہ، تنخواہ
ملاذا	لحاظ، خیال
متنگ	ہاتھی
مدنایک	سردار
منم	غرور
منے	میں، اندر
موکی	گونگی
موکلا	کھلا۔ آزاد
موں	منہ
مہنتر	سردار، حضرت
مہاڑی	محل
میانے	میں، درمیان
میگڈمبر	ہاتھی
مینچہ	بند

ن

نار	عورت
نایک	عاشق، چاہنے والا
ناسکا	ناک

ن

ناؤں	نام
نادرمن	نادر دماغ
نیڑے	نزدیک
نچیت	بے فکر
نکو	نہ، نہیں، مت
نکھ	ناخن
نفر	آدمی، غلام، نوکر
نوکھن	نو آسماں
نوئیں	نئی
نوے	جھکائے
نھاٹیا	دوڑا، بھاگا
نھناں	چھوٹا
نیب	نیم
نیں	نہیں

و

وار	طرح، مانند
واز	بیزار
وجود	بساط، حیثیت
وو	وہ
وھام	وہم، خیال
ویناگ	مصیبت
ویچہ	وہی

ھ

ہات سٹنا	ہاتھ ڈالنا
ہب	اب
ہت	ہاتھ
ہٹکنا	ٹوکنا، روکنا
ہکنا	پھسلنا
ہلنا	مانوس ہو جانا۔ گھل مل جانا
ہنونت	ہنومان
ہنوار	ہموار
ہور	اور
ہوڑ	جاہل، احمق
ہوسی	ہوتی
ہیڑا	گوشت

ی

یتا	اتنا
یکادے	ایک آدھ
یکھادی	ایک آدھ
یکس	ایک

DECCANI GHALIB

MULLA WAJHI

(COURT POET OF MD. QULI QUTUB SHAH OF GOLCONDA)

Edited :

QAIYUM SADIQ, M.A.,

Head of the Department of Urdu & Persian
Government College, Hassan.

Publisher :

MYSORE ADABI CIRCLE,

114-A, Yadavgiri Extension,
V. V. Mohalla, Mysore-2.